

# مُسْنَدِ صحَابِيَّاتٍ

مؤلفہ جمیل نقوی



# مُسْنَدِ صحابِیَاتِ رَضِیَہ

مرتبہ: جمیل نقوی

مقدمہ: ڈاکٹر ابوالخیر کشفی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

# مُنَدَرِ صَحَابِیَات



مع اردو ترجمہ حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات  
سے مروی متفق علیہ احادیث نبوی کا مجموعہ

مشکوٰۃ المصابیح وصحاح ستہ سے ماخوذ  
(مُسْتَدْرَأُ الْمُؤْمِنِینَ حضرت عائشہ صدیقہؓ علیہا السلام)

مؤلفہ

جمیل تقویٰ

مُقدِّمہ

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی



اُردو اکبَر می سِنْدھ کراچی

Toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد حقوق محفوظ

سولہ راتھ ۱۹۸۶ء



پہلا ایڈیشن

تاریخ اشاعت : ۱۹۸۶ء

مؤلف : جمیل احمد نقوی لکھنؤ

طابع : عشرین خالد

مطبوعہ

آئی ٹریک آفٹ پریس

آرام باغ روڈ، کراچی



ISBN 969 - 30 - 1096 - 5

## پچی جان

(بیگم مرزا انور احمد)

کی یاد میں

جن کی زندگی ان خوبصورت الفاظ و ارشادات کا ایک عکس  
تھا جو وقت کی گرفت سے بالاتر تھیں اور جنہیں ہم تک پہنچانے

کے عمل میں

صحابیات رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو حصہ لیا اس کا کسی قدر اندازہ اس کاوش جمیل سے  
ہو سکتا ہے

جمیلہ نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## پیش لفظ

”میری آپا“ مجھ سے کس سال چھوٹی تھی۔ مگر کہتے ہیں کہ بہن دھجوتی ہوتی ہے نہ بڑی وہ تو بس بہن ہوتی ہے۔

۱۹۴۱ء میں والد کا انتقال ہوا اور ان کے بعد جیسے ”آپا“ نے چُپ چاپ اُن کی جگہ لے لی اور ۱۹۶۶ء میں جب ”میری شریک حیات“ اپنے ابدی سفر پر روانہ ہوئیں تو ”آپا“ نے ہمارے خاندان کو بکھرے نہ دیا۔

اُن کی یہ شیرازہ بندی بڑی ہر جہتی ہے۔ ایک طرف وہ سائے رشتوں کی امن کن گتیں اور دوسری طرف انھوں نے مجھے وہ سکون دیا کہ میں گھٹے پر گھٹے کے کاموں میں لگا رہا۔

مُسکملی اور سنہ عاشقہ کے بعد مندرجہ بالا بات کی ترتیب و تدوین اُن ہی کی فرمائش بلکہ ”محکم“ کا نتیجہ ہے۔

آپا! انہر ہمیں بہت دنوں جیتا رکھے کہ تم ہی آس ۵۷ سالہ بھائی سے لیکر پندرہ سالہ مصطفیٰ طاہر اور علی طاہر تک سب کی خوشیوں کا مرکزی نقطہ ہو۔

جلیلہ نقویہ

اکتوبر ۱۹۸۶ء

# ترتیب

۱۔ بیابانہ جہیل تقویٰ

۲۔ مقدمہ : پر فیسرا کا طرہ اور اس کی روشنی

۳۔ الایمان تقاریر

۴۔ تقدیر پر ایمان

۵۔ الطہارت الحج

۶۔ طواف طہارت

۷۔ سعی پانی کے احکام

۸۔ عمرات احرام الصلوٰۃ

۹۔ قرآنی اذان

۱۰۔ رمی جمار نماز

۱۱۔ الزکوٰۃ والصدقات مکروہات نماز

۱۲۔ زکوٰۃ مستحب اور ان کے فضائل

۱۳۔ غریب کی نصیحت نماز تہجد

۱۴۔ بخل کی مذمت نماز وتر

۱۵۔ صدقہ اور خیرات کی فضیلت اشراق اور چاشت کی نمازیں

۱۶۔ العتق نماز تہجد

۱۷۔ قلام کا بیان الصوم

۱۸۔ روزہ کی نیت روزہ کی نیت

۱۹۔ روزہ کی نیت شعبان اور رمضان کے روزے

۲۰۔ روزہ کی نیت شعبان اور رمضان کے روزے

## الحدود

شراب کی حد

الامارة

محرمات کا بیان

نہایت کی گرانندی

الجهاد

اس دین کا بیان

مال و قیمت میں خیانت

الصید والذیاس

حلال اور حرام جانور

عقیدہ

الاطعمه والاشربة

کھانے کا بیان

ضیانت کا بیان

پیشہ کی چیزوں کا بیان

الزواني

غرائب کا بیان

الاداب

سلام

نشت و برخواست

صلو رحمی

شفقت و محبت

فرائض و محبت

مناجی کی چیزیں

اچھے برے نام

شہادت (گواہی)

غیب کی خبریں

غفرہ و بخیر

السرقات

اللہ سے ڈرنے کا بیان (عرف الہ)

استغفار

الفتن

فتنوں کا بیان

علامات قیامت

أهل الجنة

الہیئت کا بیان

اسماء الحسنی

الفضائل سید المرسلین

صنات

معمولات

لباس

مسکن و عاتق

## المناقب العجابه وغیرہم

حضرت علی بن ابی طالبؓ

عشہ سبزو

الہیئت النبی

مصابرہ کرام

## المسائل النساء (عورتوں سے متعلق مسائل)

الطہارت

نہایتیں

حیض

مستحاضہ

نفل

الضلۃ

نسہ

نماز عیدین

الذکاح

نکاح

عورات نکاح

بہشت

پردہ

الطب والرقی

طب

نشر



الجنائز

تختیہ و میت

## سيرة الصحابيَات

جی سے اس سند میں مدیخی بیان کی گئی ہیں

۱۱. حضرت ثنایہ بنت عبداللہ قرظیہ
۱۲. حضرت آمنہ بنت شریک خزرجیہ
۱۳. حضرت آمنہ بنت شریک انصاریہ
۱۴. حضرت صفیہ بنت قیسہ حبشیہ
۱۵. حضرت ام سلمہ بنت عبدالمطلب
۱۶. حضرت آمنہ بنت ابی عامر
۱۷. حضرت آمنہ بنت حذافہ
۱۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۲. حضرت آمنہ بنت مالک

۱. حضرت اسماء بنت ابوبکر
۲. حضرت اسماء بنت عمیس
۳. حضرت انیسہ بنت مویب
۴. حضرت انیسہ بنت رقیقہ
۵. حضرت آمنہ بنت ابی عامر
۶. حضرت بریرہ
۷. حضرت بسرہ
۸. حضرت بکیرہ بنت زید
۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۱۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۲۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۳۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۲. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۳. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۴. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۵. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۶. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۷. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۸. حضرت آمنہ بنت مالک
۴۹. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۰. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۱. حضرت آمنہ بنت مالک
۵۲. حضرت آمنہ بنت مالک





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

## مقدمہ

آز

جناب پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کچھ لوگ اپنی عبادت و ریاضت سے قُرب  
 الٰہی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ اپنے لئے مقرب فرماتا ہے  
 جیسے نقوی صاحب کا معاملہ کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ انھیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 کے سلسلہ نسب سے وابستہ کر کے ربِّ کریم نے سرزنی و عافرائی اور پھر دل و لہجہ سے  
 کرم و عشاق میں شامل فرمایا، علم سے بھی انھیں حصہ وافر عطا کیا گیا اور علم بھی وہ جراثیم و  
 کو کسی طرح دیکھتا اور دیکھتا ہے یہی وہ ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں وہ علمِ حق و قیاساتِ گہاں کے دائرے سے نکل کر قرآنِ عظیم اور  
 قرآنِ صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوتے ہیں۔ ایک طرف تراویح اور  
 قرآنِ مجید کے ایک نسخہ کی ترتیب و نگین میں محبوبِ انداز سے مقدمات اور دوری طرف قرآنِ  
 مجید کے ارد و تراجم پر ایک کتاب چھٹی کی۔ آج کل وہ ارد و تفسیر کے تفصیلی ماخذ میں  
 مصروف ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ مشہور علّیٰ اور مشہور عائشہ کی ترتیب و تالیف کی سہارا  
 سے انھیں نوازا گیا اور اب وہ سُنہ صحابیات کے تراویح کی حیثیت سے ہمارے سامنے  
 آ رہے ہیں۔ اسی سُنہ میں حضرت عبداللہ کی روایت کردہ احادیث شامل نہیں ہیں۔

کیونکہ وہ ایک مستقل اور جدا گانہ حیثیت سے شریکِ مبارک ہیں۔

مُسندِ صحابیات میں بارہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جمعیں کہ مروی احادیث شامل کی گئی ہیں۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں بڑے بڑے افراد کا قبرست نہایت مختصر تھی، بارہ صحابیات کا رواجِ حدیث میں شامل ہونا ایک عمدہ مردود کا ناست مقلدِ ائمہ علیہ وسلم ہے۔ اسلام نے تاریخِ عالم میں پہلی بار عورت کی شخصیت کی تمام جہتوں کا ذہن انسانی سے احقران کر لیا اور ہر سعادت و کمال میں اسے مرد کا شریک بنایا۔ اسلام عبادت، زہد، علم، جہاد اور سیاست — ہر شعبہ میں انسانی ذات کے کمال کا اشارہ ہے۔

غزوہٴ اُحد میں حضرت اُمّ حنیظہؓ اُن چند بزرگوارہ مسیحیہوں میں سے ایک ہیں جو مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مصارعہٴ آسمانی میں، غزوہٴ خندق میں حضرت مسیحیہ کا کارنامہ معروف ہے، جنگِ یرموک میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، حضرت اُمّ سکینہؓ، حضرت جبریتہؓ اور بعض دوسری صحابیات نے رادِ شجاعت دی، بچی سوکوں میں بھی صحابیات نے حصہ لیا۔ اشاعتِ اسلام میں بھی خاتونِ کرامت کا ایک مزان ملتا اور اب زندگی ہے۔ رواجِ ایمانی میں حضرت فاطمہؓ بنتِ خطابؓ کی پادری نے غارتِ اعظم کو مجبور کر دیا کہ وہ آستانِ نبوت پر گراں لگے اور قبیلِ اسلام کے لئے حاضری دی۔ حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت اُمّ سلمہؓ کی شہینہ کے نقشہ میں اسلام قبول کیا۔

جہاں کمالِ اسلامی ریاست کی بنیاد سے ہے۔ یوں جہاں کا رشتہ سیاست ملی سے بھی ہے جو عورت کے سیاسی اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ وہ دشمنوں کو ہتھ دے سکتی ہے اور نامِ آسمانی کی امان کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ سنی بنی داؤد میں کھیلے کے فتحِ محکو کے زمانہ میں اُمّ ابی بکرؓ نے جو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں، ایک مشرک کو کپتانہ دی تو حضرت مقلدِ ائمہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جس کو کپتانہ یا امان دی ہم

نے بھی دی تھی

زیرِ نظر مسند سے علمِ حدیث میں صحابیات کے حصہ اور مرتبے کا اندازہ آپ کو ہر کے کا حضرت عائشہؓ، تاریخِ فنی تقدیر میں کرامت کے درجے پر غور و نظر آتی ہیں اور ان کے اسی مرتبے کے پیشِ نظر سیدہ میل صاحب نے مسندِ عائشہؓ لکھ کر تب کی ہے۔ فنی حدیث میں درایت کا بڑا مرتبہ ہے۔ لیکن حضرت عائشہؓ کو حقیقتاً اس کا مرتبہ سن کر سنا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے آپ نے اسی اصول کا استعمال کیا ہے

اس مسند میں ہر معاشرت میں وہ ایمانیات، عبادات، اقاربِ معاشرت، حدودِ ریاست (امارت، اور حقوق و فرائض) — سبھی شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ عورت کی درایت کا اس سے بڑا اعتبار اور کیا ہوگا۔ مسندِ عائشہؓ کو اس مسند کا ایک حصہ سمجھنا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ اُن صحابیہ میں شامل ہیں جو درجہٴ اجتہاد رکھتے تھیں۔ اور اس حیثیت سے وہ اس قدر بلند ہیں کہ سب تکلف ان کا نام حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ لیا جاسکتا ہے۔ وہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتنے و فتنوں اور کارِ مصائب پر انہوں نے جو دقیق احقرانات کئے ہیں اُن کو علامہ سیوطی نے ایک رسالہ میں بیان کر دیا ہے۔ مسند

حضرت عائشہؓ سے ۱۲۱۰ احادیث مروی ہیں، وہ تاریخِ عرب، شاعری اور علمِ الکلام میں درجہٴ کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے بعد اہلِ اہم امت میں علمی طور پر حضرت اُمّ سلمہؓ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ محمود بن ہدید کے الفاظ میں آنحضرت

لے سعید نقادی سیرِ الصحابیات صفحہ ۱۹، فیضی یک ذریعہ میں پاکستان ۱۹۵۷ء

لے صحابیات، نیاز نقوی صفحہ ۱۲۳ اور ۱۲۴ نقیس اکسٹی، کراچی، ۱۹۵۲ء

لے سعید نقادی سیرِ الصحابیات صفحہ ۱۶

۱۔ امجد اللہ الدین سیرِ اہل کتب کا نام، عین الامامہ، نیا اور کتب عائشہؓ میں صحابہؓ کی

صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج احادیث کا فخرن تھیں، تاہم عائشہؓ اور ام سلمہؓ کا ان میں کوئی حریف اور مقابل نہ تھا۔ بلکہ

حضرت امام غزالی سے ۷۰۰ حدیثیں مروی ہیں اور وہ محدثین صحابہ کے تیسرے طبقہ کی مثال ہیں وہ نہایت متفرقہ و متعصب اور سن کا خلاف پڑ بھی گا اتفاق ہے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر حضرت عثمان بن مسعود بن عبداللہ، عبداللہ بن رافع جیسے اکابر علم حدیث میں ان کے شاگرد ہیں۔

اصابت المؤمنین میں سے مروی احادیث کی تعداد انبات اہل بیت سے روایت کی کہ ان احادیث سے کہیں زیادہ ہے اور احادیث اور ان کی بنیادیں حضرت علامہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ہی محدث ہیں۔ اس کا سبب واضح ہے۔ یہ افراد کا حق اور فرض تھا کہ اسلام کی اڑھائی دنیا یعنی قرآن میں سے ہر بار سے احادیث بیان کریں کہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کی تعلیم اور تعلقات کی وجہ سے احادیث و روایات کے تمام پہلوؤں پر محیط تھے۔

امامت المؤمنین اور بنات البیت علیہ السلام کے بعد ان کو خاتمین کو حضور مصلیٰ علیہ السلام کے فیض حاصل کرنے کا زیادہ موقع ملے گا آپ کی تربیت و ترقی فی حق حضرت صفیہ زینب عبدالمطلب۔ یہ حضور کے چھ بھائی اور والدہ زادہ بہن تھیں۔ ان کی شرکت یہاں تو ان کے بزرگوار اہل اور اسلامی معاشرہ میں ان کی بے حد حیثیت کی ایک دلیل ہے۔ حضرت اُم ایمن کو حضور نے اپنی ماں کا اور یحییٰ ابن زکریاؑ کو حضرت مریمؑ کی۔ دوسری صحابیات سے روایت کر کے اہل بیت میں ان سے جو عہدیں ملاحظہ کر کر گئے۔

اس مسئلے پر اندازہ ہو سکتا ہے کہ حقیقی اسلامی معاشرت میں عورت پر کوئی ایسی قدر نہیں لگائی جاتی جو اس کی ذات کی نوا اور ذات کو مجبور کر سکے۔ پھر اسلامی معاشرے میں عفت و حلیت، دلبر نگاہ کی پاس داری اور زبان کی حفاظت کے تمام آداب کے ساتھ

ساتھ زندگی کے کسی بھی شعبہ کے کسی بھی اہم مسئلہ کے اظہار پر کوئی پابندی نہیں۔ یعنی زندگی کے  
 ساخت جس اُہامات المیزین اور صحابیات نے بیان فرماتے اور اسی کے ساتھ ساتھ  
 شرعی معاملات بھی، یہ سب کچھ لکھ لیا گیا کہ صرف حکم کر سنی اور سرکاری نصیب  
 ہوئی اور ان باتوں سے نفرت صرف بیمار اور مریض نہیں کر سکتی ہے۔ زندگی کے  
 ایسے لحظوں سے خلقِ ادا دیکھ کے پیشِ نظر یہ بات کہنے کو بھی جائز ہے کہ بیماری بہت  
 سی خود ساختہ پابندیوں نے غرضِ حیا کا جو سادہ آج نام لکھا ہے اس کا اسلام سے کوئی  
 واسطہ نہیں۔ میرا کہ میں نے بھی یہ اعتراف کیا ہے کہ ایمانِ مذہب میں صرف عجز و  
 علی الصلوٰۃ والسلام نے جس معاملات کو انسانی رفعت اور معاشرتی تقویت امنوں سے  
 محروم کر دیا ہے۔

اس مجھے کی احادیث کے مطالعہ سے یہ بات بھی ذہن میں آئی کہ احادیث کا تفسیر  
سیراج کا بھی ترجمہ ضرورت ہے۔ مثلاً نماز کی سنتوں کے فضاء کے باب میں امام المصنعی  
حضرت امام عسکریہ کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ "چاند رکتیں نہیں پڑے" پہلے دو رکتیں فجر کے  
بعد اور دو رکتیں مغرب کے بعد اور دو رکتیں عشا کے بعد اور دو رکتیں نماز فجر سے پہلے ۵  
اس حدیث میں فجر سے مراد فجر کی رکتیں، مغرب سے مراد مغرب کی فرض رکتیں، عشا  
سے مراد عشا کی فرض رکتیں اور نماز فجر سے مراد فجر کی فرض رکتیں۔ نماز کا لحاظ فرض نماز  
کے لئے استعمال کرنا ہے۔

ایسی طر بمجلس اعادیت کے سمجھنے کے لئے موضح (باب الحدیث) میں اُن کا  
محل سمجھنا ضروری ہے۔ لہٰذا وہ ایک اچھے شاعر، مستقل نقاد اور غالب کے خلاف  
مفتز رح، بیہل تہری صاحب کی سب سے صافیت کا سوسرے پر نفور رہا ہے۔ مجھے کہ حضرت  
آج تمام کی حد میں پیش پر دے کہ "وہ دیا کے سرفی اگر مگر گھوڑے سے تے جو ماں تے  
کی کرک شیعہ کا اُڑاب ملتے"۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ نہایت — مستقل

حدیث ہے۔ میں اسے تسلیم نہیں کرتا (غزوہ بائند)۔ محبوب بات یہ ہے کہ وہ صاحب غلبہ کے اشماع میں بین اسطور اور لغظوں کے پیچھے صافائی کی تلاش کرتے ہیں، استعاروں کے پردوں کو پھٹتے ہیں لیکن ایک حدیث کے بارے میں کسی قسمی دکاوش کے قائل نہیں اور نہ علم حدیث سے انہیں کوئی واقفیت ہے۔

یہ ابرو اژدہ کی حدیث ہے۔ اس کا عنوان جبار ہے۔ گویا جبار سے سامنے زیات آئی کہ دنیا کا یہ سفر جبار کے سلسلہ میں ہے۔ جہاد کا سفر دیکھنے کی شہادت کا سفر جہاد ہے۔ آدمی اپنی جان کی قیمت پر اپنے عقیدے پر گواہی دینے کے لئے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ پھر کوئی جہاد عرواں کے لئے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ وہی بات دورانِ سر کی، سر جو صاحبانِ اس حجرے سے گزرتے ہیں وہ شہادت دی گئے کہ وہ دین سے متعلق وقت پر اس محسوس ہوتا ہے جیسے بدن کے رُخ میں روئیں سے جان کنج دیکھ رہا ہے۔ پھر اصولی حدیث کے طالبِ علم جانتے ہیں کہ جہاد احادیث، احکام، حدود و انصاب اور تقریر سے تعلق رکھتی ہیں ان کی جرح اور تعدیل میں سختی سے کام لیا جاتا ہے۔ سلسلہ روایت اور راوی کے مترتبہ کو پرکھا جاتا ہے اور روایت و مصداق حدیث و قرآن سے کام لیا جاتا ہے لیکن یہی پرکھ لے اور آدہ کر کے والی احادیث میں اس دورِ جہاد میں برقی حقائق، علاوہ ازہی احادیث کے درجے کا ہم نہیں اور صحت کے اعتبار سے ان کے قلت اصطلاحی نام ہیں ضعیف حدیث قوی اور صحیح حدیث کے مقابلے میں کم تر سہی لیکن یہ بات ہرگز لازم نہیں آتی کہ اسے وضعی سمجھا جائے۔

مجھے یقین ہے کہ بنی شام اس مسئلے سے تائبین کو فیش پہنچے گا۔ حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے بات ذہن میں ہمیشہ رہے کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں حاضر تھیں۔ یا مقرر کر اور اب سے مطالعہ حدیث کیا جائے۔ یہ حدیث کا مطالعہ محض ایک علمی کاوش نہیں، یہ تو ایمان میں اضافے کا وسیلہ ہے۔

اس مسئلے کے آخر میں مصداقیات کا مختصر تذکرہ بھی جنابِ مہربان نقوی نے شامل کر دیا ہے۔ یہ تذکرہ بہت مفید ہے اور اس سے بیشتر مفسرین دلائل کے علم میں یقیناً آسان ہو گا۔

دعا ہے کہ خدا سے عرضِ اشد علیہ وسلم جلیل نقوی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ ارمان قبول ہو۔

سید ابوالخیر کشفی

ہ۔ سی۔ جامعہ مجتہ  
حب اند کراچی۔ ۳۲



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## الایمان

### تقدیر پر ایمان

وَعَنْ أَوْسَلَةَ قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ  
يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَاجِرٍ  
وَجُعْ مِنَ النَّاسِ الْمُسَوِّمَةِ  
الَّتِي أَكَلَتْ مَا أَصَابَتْ  
عَلَى وَجْهِهَا الْأَذَى وَهِيَ تَلُوبُ  
عَلَى دَاخِرِهَا طَلِيَسَتِهِ۔  
(ابن ماجہ)

حضرت اوسلہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ!  
آپ نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی ہر سال  
اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے، آپ نے فرمایا  
کو جو چیز لپٹی، فحشیت و تکلیف یا بیماری، جو کو  
پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت کھو گئی  
تھی جب کہ آدم مرتی کے اندر تھے۔

## الطہارت

### طہارت

وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْشَةَ قَالَتْ  
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدَحٌ مِنْ عَيْنَانِ تَحْتِ سَرِيرِهِ  
يَجُولُ فِيهِ بِالْقَلِيلِ وَذَا ابْنُ أَدَدٍ  
وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت امیمہ بنت رقیشہ فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کمرے  
کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے  
نیچے رکھا رہتا تھا رات کو آپ اس میں  
پیشاب کر لیا کرتے تھے (ابوداؤد و نسائی)



أَنَّكَ تَجْعَلُ لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَ  
 أَنْتُمْ أَشَدُّ تَجْعَلُ لِلْعَصْرِ مِنْهُ  
 رَدَاةَ أَحْمَدَ وَالْبُزْجَيْنِ ع  
 وَحَنُ أُمِّ قُصْلٍ بِنْتُ الْحَارِثِ  
 قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ  
 بِالنُّسْكَاتِ عَزَى الْمُتَّقِينَ عَلَيْهِ  
 نماز میں بہت جلدی کرتے تھے تم دونوں  
 سے اور تم جلدی کرتے ہو عصر کے نماز میں  
 آنحضرت کے نماز عصر سے (احمد۔ ترمذی)  
 حضرت اُمّ القُصْل بنت حارث کہتی  
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 نماز مغرب میں پانچ سلاط عَزَا  
 پڑھتے سنا ہے (بخاری و مسلم)

### مکروہات نماز

وَحَنُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَأَى  
 إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَا مَا لَنَا لَيْقَالُ كُنْ أَنْفَكُ  
 إِذَا سَجَدَ لَقَعَهُ فَقَالَ يَا أُنْفَكُ  
 حُزْبٌ وَجَعَلُكَ  
 حضرت اُمّ سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا  
 جس کا نام اُنْفَک تھا وہ جب سجدہ میں جاتا تو  
 پھونک پھونک کرتا اور کہتا اُنْفَکِ چشتی وغیرہ کو  
 نہ لگے آپ نے دیکھ کر فرمایا اے اُنْفَکِ  
 آلودہ کر اپنے منہ کو (ترمذی)

### سنتوں کا بیان اور فضائل

عَنْ أُرْجَيْيَةَ قَالَتْ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ لَيْلَةٍ غَزَى غَزْرَةً  
 لَعَلَّهُ مَبْنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ  
 حضرت اُمّ حنیئہ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے  
 رات اور دن میں بارہ رکعتیں نایاب جاتا  
 ہے اس کے واسطے جنت میں گھر یعنی چار

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَكَعَتَيْنِ  
 بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
 وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَدَائِمَتَيْنِ  
 قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَكْفِي الْغَنَى  
 دَعَى رَدَاةَ أَحْمَدَ قَالَتْ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ  
 تَسْلِيَتْ رُكُوعَتِي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ  
 يَغْتَنِي عَشْرَةَ سَنَةٍ  
 تَصَوَّرَ عَالَمًا كَرِيفَةً  
 إِلَّا بَيَّحَى اللَّهُ لَهُ كَهْ بَيْتٍ فِي  
 الْجَنَّةِ وَأَوْ إِلَّا بَيَّحَى لَهُ بَيْتٌ  
 فِي الْجَنَّةِ  
 رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے  
 بعد۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد۔ دو رکعتیں  
 عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے  
 (ترمذی)  
 اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ  
 انھوں نے یعنی اُمّ حنیئہ نے کہا میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
 سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان نہ وہ  
 جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ  
 بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے گریہ  
 کہ اللہ تعالیٰ بنا تا ہے اس کے واسطے  
 جنت میں ایک گھر یا ایسا جگہ بنائے  
 جاتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک گھر

وَحَنُ أُرْجَيْيَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 مَنْ حَافَذَهُ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ  
 قَبْلَ الظُّهْرِ أَمْرًا بَعْدَ آخِرِهِ  
 اللَّهُ تَعَالَى يَرْزُقُهُ رِزْقًا لَا يَحْصُوهُ  
 الْبَرُّ مِثْلًا قَالُوا وَفَدَا لِنَسَائِي  
 قَائِلٌ مَا جَعَلَهُ  
 حضرت اُمّ حنیئہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنا ہے کہ جو  
 کوئی حفاظت کرنے ظہر سے پہلے چار رکعتوں  
 کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی خدا کو  
 تعالیٰ اس پر روزانہ کی ایک کو حکم کر دیتا  
 ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

## تہجد کی ترغیب

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ كَالَتْ  
اسْتَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ كَرَعًا  
يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا ذَا  
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ الْخَزَائِنِ  
وَمَا ذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفُتُوحِ مَنْ  
بُؤِثَ صَوَابِ الْجَحْرِ  
يُرِيدُ أَنْ يَدْرَجَهُ لِيُصَلِّيَنَّ  
عَرِيشَ كَأْسِبَ فِي السَّيِّئَاتِ  
فِي الْآخِرَةِ

رواہ البخاری  
آخرت میں۔ (بخاری)

## نماز وتر

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُصَلِّي بَعْدَ الْوُضُوءِ رُكْعَتَيْنِ  
وَأَمَّا الرَّكْعَةُ الْبَاقِيَّةُ وَتَلَاوُحُ  
مُحَاجَّةَ حُفَيَّتَيْنِ وَهَوَّالَيْنِ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں  
پڑھتے تھے (ترجمہ) اور ان میں سے  
بھی کہتا ہے کہ یہ اہل ہوائی اور پاپ  
کو پڑھتے تھے۔

## اشراق اور چاشت کی نمازیں

وَعَنْ أُمِّ مَدَانٍ قَالَتْ إِنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فُتِحَتْ مَكَّةُ  
وَأَغْتَسَلَ وَكَسَّ ثَمَانِيَةَ لَعَالٍ  
كَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَ أَخَفَّ  
مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبْهِرُ الْوَلُوكَ  
وَالْحُجَّجَ وَكَانَتْ فِي بَرَادِيَةٍ  
أُخْرَى وَذَلِكَ مَعْنَى مَعْنَى عَلَيْهِ

## خطبہ نماز جمعہ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ حَارِثَةَ  
بْنِ الثُّعْبَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ  
فِي ذَا النُّجْدَانِ أَشْيَدَ الْأَكْفَنِ  
تَسَانٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مَا كَلَّ جُمُعَةٍ  
عَلَى الْمَذْكَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسُ  
مَرَّةً أَوْ مَرَّةً

حضرت ام سلمہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی النجْدین کو  
فوج کے سرداروں کو سخت آزمایا  
تساوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے  
سیکھا جس کو ہر جمعہ کے دن منبر  
پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔  
(مسلم)







فِيهِ تَسْرَابُ مَنَاقِلُهُ فَكَيْفَ  
 مِنْهُ تَحَرُّ نَادِلُهُ أَمْ هَذَا فِي  
 فَطْرَتِ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَفَطَرْتُ وَلَكِنَّ صَاحِبَهُ  
 فَقَالَ لَيْسَ أَكُنْتُ تَكْفِيضِي مَنْ شِئْتَ  
 قَالَتْ لَأَقَالَ فَلَا وَفَعَلَ لَوْ أَنَّ كَلِمَةً  
 قُلْتُهَا دَرَوَاهُ أَتُؤْمَرُ أَنْ تَقُولَ  
 قَالِدًا رَجِي دَفِيْرًا يَوْمَ لَا حُدُودَ  
 التَّوْبَةِ يَوْمَ تَقُولُ مَا  
 رَسُولُ اللَّهِ أَقَارِي كُنْتُ صَاحِبَهُ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ الْمَطْمُوحُ أَوْ يَوْمَ  
 كُنْتُ هَذَا شَاءَ صَامٌ وَإِنْ شَاءَ الْفَلَا



## الحج طواف کا بیان

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَا كُنْتُ  
 شَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 فَلَمْ تَلِدْ وَسَلَّمُ إِلَى أَهْلِي  
 فَقَالَ عَفْوِي مِنْ ذَنْبِي  
 ذَاتُ رِبَّةٍ فَطَفْتُ وَرَبَّيْ  
 وَلَمْ تَلِدْ وَسَلَّمُ إِلَى أَهْلِي  
 رَأَيْتُ جَنَابَ بَيْتِ الْقُدْسِ  
 وَالْقُدْسُ رِوْكَ كَيْفَ تَسْلُوِي  
 فَتَقِي سَلَامِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ربح کے ذوق میں  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی  
 غلالت کی شکایت کی آپ نے فرمایا تم لوگوں  
 کے پیچھے پیچھے یا لوگوں سے دور دورے سواری  
 پر طواف کرو یا تمچہ میں نے سواری پر طواف  
 کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں  
 اور نماز میں اٹھ کر رِوْک پڑھ رہے ہیں پھر  
 رہنماری کو تسلیم

## سعی

وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ  
 مَا كُنْتُ أَحْبَبْتُ بَيْتَ اللَّهِ  
 قَالَتْ تَخَلَّتْ مَعِيَ نِسْوَةٌ مِّنْ  
 قُرَيْشٍ وَأَزَالُ ابْنِي سَمِيْعًا  
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَتْ سَعْيِي بَيْنَ الشَّقَاةِ وَالْمَرْءَةِ

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ جنت میں کئی کئی  
 کی بیٹی نے مجھ سے بیان کیا قریش کی خیر خواہی  
 کے ساتھ بوسین کے گھر والوں کے گھر اس  
 غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 صفا و مردہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں  
 پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا آپ کا



## الزکوۃ والصدقة

### زکوۃ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ  
أَلْبَسُ إِذْ صَاحِبِينَ ذَهَبَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْفَرُ  
هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤْذِيَ  
ذَكَوَّتُهُ فَمَرَّتْ فَلَيْسَ  
بِكَافِرٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ  
أَبُو دَاوُدَ -

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں وضع زر و اور  
کا نام پہنچتی تھی سونے کا میں نہ لکھتا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یہ زیور بھی کفر ہے؟  
جس کی وہی کلام الشریعہ کا ہے، آپ نے فرمایا  
اگر یہ اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوۃ  
واجب ہے اور اس کی زکوۃ ادا کی جائے تو  
پھر یہ کفر نہیں ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد)

### خرچ کرنے کی فضیلت

وَعَنْ أُمِّمَا قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَفْخَى ذَلَا تَحْصِي  
فَيَحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ ذَلَا تَحْصِي  
فَيُؤْتِيكَ اللَّهُ عَلَيْكَ أَزْخَمِي  
مَا اسْتَطَعْتَ -

حضرت امماؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ خرچ کر دو اور شمار نہ کر دے اسے  
نہ اگر تو شمار کرے وہ کچھ تو اسے بھی ترے  
لے شمار کرے گا اور نہ روک تو دیکھ کرے  
مال کو دیکھ کر ہی حاجت سے زیادہ ہو، ورنہ خدا  
بھی تجھ سے مال روکے گا اور دے دیتا ہے  
وہاں تک کہ

## بخل کی مذمت

وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْتَكِينُ  
لِيَكْفِيَ عَلَى بَابِ عَقْفِ اسْتَحْيَ قَوْلَهُ  
أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَذْخَعُ فِي  
يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْخَعُ فِي يَدِي  
وَلَوْ لَمْ يَلْمُ عَقْفًا وَرَوَاهُ أَحْمَدُ  
أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے  
رسول! اس کے میرے دروازے پر اگر کھڑا  
ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس  
کو دیتے کیلئے اپنے گھر میں کچھ نہیں پاتی۔ آپ  
نے فرمایا اگر تیرے پاس بلا ہو اگر بھی موجود ہو  
تو دے اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی  
سے معمولی چیز ہی دینے سے۔  
(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

### صدقہ اور خیرات کی فضیلت

وَعَنْ قَابِصَةَ بِنْتِ كَيْسٍ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْعَالِ كَقَوْلِي  
الزُّكُوفَ قَدْ خَلَا لَيْسَ إِلَهَ أَنْ  
قَوْلًا أَجْزَلُ مِنْ قَوْلِ الْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ  
لَيْسَ بِي نَبِيٍّ هِيَ هِيَ هِيَ هِيَ هِيَ هِيَ  
مغرب کی طرف ہجرت والہ  
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

وَعَنْ عَجَبَةٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لِي  
 لَا يَجُونَ مُنْعَةً قَالَ لَمْ أَكُنْ  
 يَا بَنِي اللَّهِ مَا لَكَ لِي لِي دُونَ  
 مُنْعَةٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ يَا بَنِي  
 اللَّهُ مَا لَكَ لِي لَا يَجُونَ مُنْعَةً  
 قَالَ أَفَ تَفْعَلُ الْفَيْضُ وَكَانَتْ  
 مَرَقًا أَبُو دَاوُدَ

حضرت مجاہدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
 کہ ان کے طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
 یا رسول اللہ وہ کوئی چیز ہے جس سے منع نہ کر لیا  
 نہ دنیا بازنہیں پہنچا نہ فرمایا، پانی یا پھر پھل  
 اور کوئی چیز جسے نہ دینا منع ہے؟ آپ  
 نے فرمایا تمک پھر پوچھا اور کوئی چیز ہے جس سے  
 انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے لیے بھلائی  
 کرنا میرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُكَ نَبِيًّا  
 عَلَى نَبِيٍّ إِنِّي سَلَمَةُ الْكَلَامِ نَبِيًّا  
 فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ سَلَامٌ ذَلِكَ  
 أَجْسَمُ مَا تَقَعَتْ عَلَيْهِ هُوَ  
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ زَيْنَبِ أُمِّ رَأْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبْتُ لَكُمْ  
 يَا مَعْشَرَ النَّاسِ دُونَكُمْ خَلِيفَةً  
 قَالَتُ فَرَجَعْتَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
 فَقُلْتُ إِنَّكَ تَجْعَلُ خَلِيفَةً لَكَ

حضرت عبد الرحمن بن مسعودؓ کی بیوی زینب کہتی  
 ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
 خلیفہ کر دے جماعت غور توں کی اگرچہ وہ  
 تمہارے زینور ہی میں سے ہوئے نہ ہوں زینبؓ  
 کہتی ہیں کہ رسول اللہ کا وہ خطرس کر جب میں  
 اپنے شوہر عبد اللہ کے پاس پہنچی تو میں نے اس سے

الْبَدْوِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِاللَّحْدِ  
 فَأَنَّهُ فَسَلَّمَهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْكَ  
 يَجْعَلُ نَبِيًّا وَالدَّخْلُ لِقَدَمِي  
 عَيْتِكَ وَكَانَتْ فَكُلَّ لِي لَعْنَةُ  
 بَلِ الْغَيْبِيَّةِ أَتَتْ فَكُلَّ لِي لَعْنَةُ  
 فَإِنَّ أَمْرًا لَمْ يَكُنْ لَكَ سَابِقًا  
 بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَكُلَّ لِي لَعْنَةُ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَدْ أَتَيْتُ خَلِيفَةَ الْمُهَاجِرِينَ  
 قَالَتْ لَمْ تَكُنْ عَلَيْنَا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ  
 لَهُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَسَ أَنْ يَأْتِيَنِي  
 بِأَبَابٍ نَسَأَ لَكَ أَكْجَرُ عِي  
 الْعَصْدُ قَدْ خَلَعْنَا عَلَى أَذْوَاجِهِمَا  
 وَاعْلَى أَتَانَا فِي فَتْحِي يَوْمَ لَدُنْكَ  
 مَ، لَحْنُ قَالَتْ بَلَى لَعْنَةُ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ لِي  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہا کہ تو ایک فلس آئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ہم کو نصرت کرنے کا حکم دیا ہے پس  
 تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کر  
 کہ اگر میں تم پر بدستری اولاد پر خرچ کر دے تو  
 کیا تم میرا مانگا یا نہیں؟ اگر یہ صدقہ کرنا کی ہر تو  
 میں خرچ کروں تو تم پر اور پھر دوسروں کو صدقہ  
 دوں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ شوہر میرے عبد اللہ  
 نے بے شک مجھ سے کہا کہ تم ہی جاؤ اور رسول اللہ  
 علیہ وسلم سے پوچھاؤ، زینبؓ کہتی ہیں کہ میں گئی  
 اور دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی ہے اس  
 کی حاجت بھی میری ہی حاجت کے مانند تھی وہ  
 بھی یہ بات دریافت کرنے آئی تھی زینبؓ کہتی  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی  
 ہیبت تھی یعنی لوگ آپ سے ڈرتے رہتے تھے۔  
 یا ایک ہمارے پاس بلالؓ آئے ہم نے ان سے کہا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
 ہو کر عرض کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں  
 اور یہ بھی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور ان  
 کے بچوں کو جو ان کی پرورش میں ہیں صدقہ میں تو

وَسَلَّمَ مِنْ خُصَامٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ  
الْأَنْصَارُ وَرَبَّنَّ فَقَالَ كَذَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَى الْيَهُودِيِّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ  
عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا أَجْرَانِ  
أَجْرُ الْخَرَابِ وَاجْتِرَاجُ  
الْقُدْرَةِ مَتَّقِي عَدُوَّكَ  
وَاللَّفْظُ لِلْمُسْلِمِ

وَعَنْ مِمُوحَةَ بَنَتْ حَارِثَ  
أَنَّهُ امْتَنَعَتْ وَلَيْدَةً فِي بَيْتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُعْطِيَنَّ  
أَخِي إِبْرَاهِيمَ كَأَنَّهُ يَكْفُرُ بِكَ  
وَعَنْ أُمِّ بَكْرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا  
النَّسَائِلَ وَكَوَيْفَ يَخْزِي  
رَدُّهَا مَا لَكُمْ قَالَتِ النَّسَائِلُ وَرَدُّوا  
الْبَرِيَّةَ عَلَى دَابَّةِ الْوَدَّعَةِ

(ما لکم نسائیل برتاری البوداؤد)

وَعَنْ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسَةً  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِخَارِجِيَّةٍ  
وَإِنَّهَا مَا تَنْتَ كَالْوَجِبِ  
أَجْرُ لِي وَرَدَّهَا عَلَيَّ  
الْبَيْزَانِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّكَ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ  
شَهْرًا فَأَصَوَّرَ عَنْهَا قَالَتْ  
صَوَّرْتُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا  
كَرَّحِيْمٌ قَطُّ فَاحْجِمِ عَنْهَا  
قَالَ لَعَنَ رَجُلٌ مِنْهَا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ  
ایک عورت مجھے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ایک لڑکی  
صندوق دی تھی اب میری ماں مر گئی ہے کیا میں  
اسکو واپس لے لوں آپ نے فرمایا یہ ثواب  
مجھ کو ملے گا اور میرا لڑنے اس لڑکی کو میری  
طرف واپس کر دیا یعنی وہ مجھ کو ورثہ میں مل گئی  
عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ میری ماں پر  
ہیبتہ بھرنے کے روزے واجب تھے کیا میں اسکی  
عزیز کے روزے لکھ لوں آپ نے فرمایا اسکی  
طرف روزے لکھ لے پھر اس نے پوچھا میری  
ماں نے بھی حج نہیں کیا کیا میں اسکی طرف سے  
حج کر لوں آپ نے فرمایا ہاں اسکی طرف سے حج کر لے







الامارة  
حکومت

حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فرمایا ہے کہ اگر تم بارے اور کسی شخص کے غلام کو سکن بنا لیا ہے اور وہ تم پر کتاب اللہ کے موافق کنیز کرے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

(مسلم)  
 حضرت ام سلمہؓ کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے عاقل تر کے جانیں گے جو مجھے پہنچ کر پہلے پہلے میرے شخص سے انکار کیا یعنی اسکے لئے فعل کی نسبت اسکے منہ پر کہہ دیا کہ ہمارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے، وہ اپنے فرض سے بری ہو گیا اور جس شخص نے ایسا نہیں کیا یعنی اسکو اتنی جوانی نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہہ دے لیکن اس کے فعل کو برا سمجھا وہ عالم ربانی کے نگاہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا، لیکن جو شخص اس کے فعل پر راضی ہوا اور اپنی بیہوشی کی وجہ سے شریک میں شریک ہو جائے تو غرض کیا

حضرت امام حسینؑ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم بارے  
اور کسی نیکے غلام کو حکم بنا جائے اور وہ  
تم پر کتاب اللہ کے موافق ہو، نہ کرے تو میں  
کی انعام کرو اور اس کا حکم مانو۔

حضرت ارم علیہ السلام کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم پر ایسے جاؤ کہ تم کے جائیں گے جو چاہے کام بھی کر سکتے ہیں جس شخص نے الحاکم الی یعنی اس کے لئے فعل کی نسبت اس کے لئے پکیر لیا تھا ہا فعل شروع کے خلاف ہے وچنانچہ فرض نے بری ہو گیا و جس شخص نے ایسا نہیں کیا یعنی اسکو جی جانت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہہ دے لیکن اس کے لئے فعل کو بول دیا تھا و سالمہ الربانی کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ ہوا ؛ لیکن جو فعل کے فعل پر ارضی ہوا اور ان کی پیروی کی و ان کے کام میں شریک ہوا اسی نے عرض کیا

وَأَنذَرْتُ لَهُمْ -  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کیا ان سے لڑیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا  
نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ نہیں جب تک  
کہ وہ نماز پڑھیں (مسلم)

## مناصب کی گراں باری

وَعَنْ أَهْلِ الدَّرَدَاءِ قَالَ قَالَ  
فُلَيْتُ لِبَنِي الدَّرَدَاءِ إِمَّا لَكَ  
لَا فُلَيْتُ بِكُمْ فَيُفْلَبُ  
فُلَيْتُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَّا مَكْرُ  
عُفَّةً كَوَدَّ الْأَيْحُوُّمَا  
الْمُفْلَسُونَ فَاجِبُ أَنْ  
تَعْقِبَ بِتِلْكَ الْعُقَّةِ۔

حضرت اُمّ درداءؓ کہتی ہیں میں نے بنی درداء  
سے کہا تم کو کیا حکم کہ مال و منصب کو  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب نہیں کرتے  
جیسا کہ انکے بے غل اور غلام۔ ابو داؤد نے  
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دو گراں لگا رکھا  
ہے اس سے دو لوگ نہیں گذر سکتے جو اگر اپنا  
اسلئے میں پسند کرے انہوں کو اس گھاٹی چڑھنے  
کے لئے ہلکا اور دولت و منصب حاصل

حضرت آدمؑ درو اور باغی میں سے لبہ درو  
کے ہاں ہم کو کیا ہو کہ ہم تمام مال و منصب کو  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب نہیں کرتے  
جیسے کہ انا کا ہے غلام اور غلام، ابو داؤد نے  
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
سنا ہے کہ تباہی کے سلسلے میں ایک دشوار گزار گھاٹی  
ہے اس سے وہ لوگ نہیں گذر سکتے جو گناہ میں  
اسلئے ہیں پس پندرہ گناہوں کا اس گھاٹی پر چڑھنے  
کے لئے ہنگامہ بول اور دولت و منصب حاصل

مکر کے گراں بار نہ بنوں، (بیہوشی)

الجهاد  
جہاد

وَقَدْ رَأَى نَؤُومَ عَيْنِ النَّبِيِّ  
حَضْرَتِ اُمِّ حُرَامِ اُمِّ ابْنِ اَبِي سَلَمَةَ

۴۶  
 فِي الْغَوَايِ يَصِيبُهُ النَّفْيُ لَهُ  
 أَجْرٌ شَهِيدٌ قَالَتْ لِيْلَهُ  
 أَجْرٌ شَهِيدٌ يَحْيَى  
 نَعَاةُ الْبُؤْسِ وَكَأَنَّ  
 سرگوشے سے قہو جائے تو اس کو ایک  
 شہید کا ثواب ملے گا اور جو شخص دریا  
 میں غرق ہو جائے اس کو شہید کا ثواب  
 ملے گا۔ (ابوداؤد)

### امن دینے کا بیان

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ  
 قَالَتْ ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْخُرُوجَ فَحَدَّثَهُ بِغَيْبِ  
 دَعَا طَلِبَةَ ابْنَتَهُ تَسْتَرْكُ  
 بِحُجُوبٍ فَسَمِعَتْ فَقَالَ مَهْطِ  
 فَقُلْتُ إِنَّا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي  
 طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ  
 ذَلَّ النَّارُ عَنْ عَسَلِهِ فَقَامَ  
 فَصَلَّى ثَمَّ لَمْ يَكُنْ يَتَوَقَّعُ  
 فِي تَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ ابْنُ أَبِي  
 طَالِبٍ فَأَمَّا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ  
 بَيْنَ هَبِيرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 حضرت ام ہانی بنت ابی طالب  
 کہنے لگی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت  
 غسل فرما رہے تھے اور آپ کی مہاجرادی  
 جناب فاطمہؓ پر سر سے پردے کے تعین میں  
 سلام عرض کیا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے  
 عرض کیا میں ام ہانی ابوطالب کی بیٹی آپ  
 فرمایا خوشخبری ہو ام ہانی کو پھر جب آپ غسل  
 فرما چکے تو جسم پر کپڑا لپیٹے ہوئے آپ نے  
 دعا شست کی اور رکعتیں پڑھیں جب نماز  
 سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 علیؓ نے یہ کہلایا کہ وہ اس شخص کو قتل کرنے  
 واسے ہیں جس کو میں نے اپنے گھر میں پناہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ  
 أَجْرًا مِنْ أَجْرِي يَا أُمُّ  
 هَانِئٍ كَذَبْتَ أُمُّ هَانِئٍ وَطَلِبَةُ  
 مَعْتَقٌ عَلَيْهِ دَفْعِي وَدَائِي  
 رَلِّي وَبِغْيِي قَالَتْ بَجْرُكُ  
 كَذِبْتُمْ مِنْ أَهْلِي فَإِنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 كَذَّ أَمَنَاتٍ أَمَنَتْ -  
 دی ہے یعنی میرے کے بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا  
 ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے اس کو  
 پناہ دی۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ واقعہ چاشت  
 کے وقت کاہلہ و بخاری و سلم اور زہری  
 کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ہانی نے یہ  
 عرض کیا میں نے دو شخصوں کو پناہ دی ہے  
 جو میرے خاوند کے رشتہ دار ہیں آپ نے فرمایا  
 ہم نے اس کو ایمان دی جس کو تم نے ایمان دی۔

### مال غنیمت میں خیانت کا بیان

وَعَنْ حَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ  
 قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
 دَجَالَ يَخْرُجُ صَوْنًا لِمَالِ اللَّهِ  
 بَعِيرٌ حَرِيٌّ كَلَمَ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 كَذَّابًا الْبَخَارِيُّ -  
 حضرت خولہ انصاریہؓ کہتی ہیں میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا  
 سنا ہے بعض لوگ خدا کے مال میں افق  
 تصوف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے  
 دوزخ کی آگ ہے۔  
 حضرت خولہ بنت اخیوتؓ کہتی ہیں میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا سنا ہے کہ  
 یہ مال ہرگز اور غیر اس یعنی مال غنیمت پسندیدہ  
 چیز ہے جس شخص کو یہ حق کے طور پر ملے اس

فَمِنْ أَصْحَابِ الْحَقِّ بُولُوفٍ  
كَذَلِكَ وَصَّيْتُكَ بِمَنْ مَحَرَّجِي  
فِيهَا شَأْنُكَ بِهِ تَفْهَمُ  
مَالِ الشُّوَرِ مَوْلِيهِ لَيْسَ  
لَهُ يَوْمَ رَافِقًا مَعَ الْإِنَّا  
رَدَّاهُ الْبَرِّ مَعِي نَحْنُ

کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور وہ  
سے لوگ ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے  
مال میں سے بعض مال غنیمت میں سے جس  
چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرف میں  
لے آتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں  
کے لئے عرش و درخت کی ایک گت ترقی ہے

## الصَّيِّدُ وَالذَّبَّاحُ حلال اور حرام جانور

وَعَنْ يَمِينَةَ أَنَّ قَارَةَ  
وَقَعَتْ فِي سَمَنِ قَمَاسَتْ  
فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا أَقْصَانِ  
الْقَوَاهِ وَمَلَحَوْهَا وَكَلَّوْهُ  
كَذَاكَ الْبَحَارِيُّ

حضرت میمونہ کہتی ہیں کہ ایک چوہا بھی  
میں گر پڑا اور میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کی پابت پوچھا گیا تو آپ نے  
فرمایا جو ہے کھانے کی چیز نہ ہو اور اگر  
دیش کا بھی کھال ڈالو اور پھر اس کو کھاؤ۔  
(بخاری)

وَعَنْ أَوْشُقِ بْنِ رَسُولٍ  
اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ يَقْتُلَ الْوَرُوعَ وَقَالَ  
كَانَ يَنْفَعُ عِلَّاءَ بَرَاهِمٍ  
مَنْعُ عَيْنٍ

حضرت اوشق بن ریح کہتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے کہ مار ڈالو اگر تم کو  
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو کچھ نہ لگا  
تھا اس آگ میں چھوئیں مار مار کر اس کو  
بھڑکایا یا پھر بخاری و مسلم

## عَقِيقَةُ

وَعَنْ أَنَسَ مَاءٍ بَلَبَ ابْنِ بَكْرٍ  
أَنَّهُ حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ فَالْتَمَسَتْ وَلَدًا  
يُقْبَاهُ فَمَرَّ بِمَقْتَبِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فَطَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَهُ  
فَهُوَ جُحْرِيٌّ ثُمَّ دَعَا بِسَمِيَّةَ  
فَمَضَعَهَا ثُمَّ نَقَلَ فِي يَدِهِ  
ثُمَّ حَنَكَهُ ثُمَّ دَعَا  
لَهُ وَبَوَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ  
أَوَّلَ مَوْلُودٍ دُلَّسَ فِيهِ  
الْإِسْلَامُ

حضرت انس ماءہ بنت بکر  
میں عبد اللہ بن زبیرؓ کے پیٹ میں آئے  
یعنی عبد اللہ بن زبیر کو نطفہ قرار پایا اور پھر انٹر  
قبائیں پیدا ہوئے جس ان کو رسول  
اللہ صلیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان  
کو آپ کی مبارک گود میں دیا حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کچھ مشک لائی اور اپنے ہاتھوں سے  
اس کو چھریا پھیرا پھر اپنے منہ کا پانی عبد اللہ کے منہ  
میں ڈالا اور پھر اس کے دھاب کو دلوں میں طہر  
ان کے لئے دعا کی اور پکارا کہ اللہ علیہ  
کہا عبد اللہ صلیہ وسلم بچہ جس جو عبد اسلام  
میں پیدا ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْغَيْرُ عَيْنِ  
مَسْكِيهَا قَالَتْ وَبِهِمْ عَيْنُ  
عَيْنُ الْقَدَمِ شَقَانِ وَحَصْنِ  
الْجَارِيَةِ شَاءَ لَا يَدْعُو لَمْ

حضرت کرب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے نہ دھن  
کو ان کے گھوڑوں میں سے قر اور دھن کو ان  
کے گھوڑوں میں سے دھن و انہیں اور  
میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ ان کے کا عقیقہ  
میں ہوا کریا۔ اور ان کے وعظ میں ایک

ذَکُوْنَا ثَاغِيًا اَوْ اَنَّا كَاذِبَا  
الْقُرْمِيْنِ ذَا لِسَانٍ يَمْنُوْنَ كَاذِبُوْنَ  
يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْزَمِ  
وَقَالَ الْاَنْبِيَاۡءُ مَا لَكُمْ لِيَقُوْلُوْنَ

بکری اور ان کے بھائی کبریوں کے نرو داشت  
کوئی نقصان نہیں پہنچتا یعنی نرو داشت کو کسی  
نہیں۔ (ابو داؤد و ترمذی)  
یہ حدیث صحیح ہے۔

## الاطعمه والاشربه کھانوں کا بیان

وَعَنْ اُمِّ النَّبِيِّ رَحِمَتْ  
وَعَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَهُ عَمَلًا وَنَادَى  
مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتَ  
مَا اَكَلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنِي مَدَّ اَعْلَى  
فَاَنْتَ ذَاوَدَ وَكَانَتْ تَجْعَلُ لَكَ  
بِلَقَاءِ شُعْبَانَ اَمَّا الْكَبِيْرُ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
فَاَوْجِبْ فَاَنْتَ اَوْفَقَ لَكَ لَعْنَةُ  
اَحْمَدَ وَالْقُرْمِيْنِ ذَا لِسَانٍ

حضرت اُمّ النبیؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے  
آپ کے ساتھ جو کھانے کے لیے تھے ان کو رسول  
کے خوشے لے گئے تھے ان خوشوں سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ نے کھانا  
شروع کیا آپ نے اعلیٰ سے فرمایا اعلیٰ تم کھاؤ  
اس سے کہ تم کو روئے۔ اُمّ النبیؓ کہتی ہیں کہ میں  
نے ان کے لئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور آپ کے بھائیوں کے لئے چند روئے  
تجویز کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اعلیٰ اس میں سے کھاؤ اسلئے کہ یہ  
تمہارے لئے بہت مفید ہے ہجرۃ النبیؐ

## ضیافت

وَعَنْ اُمِّ النَّبِيِّ رَحِمَتْ  
قَالَتْ اَنَّى الْمَدِيْنَةَ فَصَلَّ اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعْنَاهُ  
فَعَرَفْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ  
لَا فَضْلَ عَلَيْهِ قَالَ لَا فَضْلَ  
جِوْعًا وَكَيْدًا وَنَاكَ  
ابْنُ مَاجَهٗ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا پھر  
ہمارے سامنے کھانے کی پیش کیا گیا ہم نے خوش کیا  
پھر کوئی خواہش نہیں ہے اگرچہ وہ کھانے کے لئے نہیں  
بلکہ کھانے کے الفاظ کا کبر دینے کے لئے آپ نے فرمایا  
جیوے کا و کید کا و ناکہ  
(ابن ماجہ)

## پینے کی چیزیں

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اَلَسَّيْءُ يَنْسَرُ فِيْ اَيِّدِيْ  
اَلْفَضْلُ اَلْكَيْدُ اَلْجِدُّ  
فِيْ بَطْنِيْهِ نَا دَجْهَسْتُمْ  
فَقُلْتُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَاۡدِ اَيِّدِيْ  
يَسْبُلُ رَانَ الْاَيِّدِيْ هَا اَدَّ  
لِيْزِيْ فِيْ اَوْتَرِ لَفْظَةٍ دَالِ اَيِّدِيْ  
وَعَنْ رِبْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو شخص چاندی  
کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیئے تو اس کا  
یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو  
بھرنے کے گار۔ زخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی  
میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص چاندی کے  
برتنوں میں کھائے اور پیئے اس کا یہ حال ہوتا  
ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے  
حضرت کبشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ فِي قَرْبَةٍ  
دَانَهُ كَسِ اسْمُ كَرُكٍ كَاثِلَا هَاهَا اَبِ كَا  
مُرَا كَا تَحَا رَعِي رَكْت مَاعِل كَرَكِي لِي  
(ترغبی باہرینہ حدیث جس میں صحیح ہے)

## الرؤیاء

### خواب کا بیان

وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَالْأَنْصَارِيِّ كَتَبُوا  
كَانَتْ رَأَيْتُ رُغْمًا مِنْ  
مَنْطُورِينَ فِي الْقَوْمِ عَيْنًا  
خَيْرِي نَقَصَتْهَا سَلَا  
رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ  
يُجْزِي لَهُ دَوَاءً الْخَيْرِ

حضرت ام العلاء انصاریہ کہتیں  
کہ میں نے خواب میں عثمان بن عفان کیلئے جو  
مہاجرین کو مجاہد تھے اور لشکر کی پاسبانی کرتے تھے  
ایک جاری چشمہ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اسے خواب کو بیان کیا تو مجھے فرمایا  
کہ اس کے عمل کا ثواب ہے جو اس کیلئے ہمارے کام  
لیا ہے دینی کے عمل کا ثواب ہمیشہ جاری ہے

## الآداب سلام

وَعَنْ أَمِّ مَاءٍ بَنَتْ يَزِيدَ  
مَنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَسُولٍ  
فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ  
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ

حضرت اسماء بنت یزید کہتیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اپنی  
عورتوں، ایک جماعت کے قریب سے  
گزرے اور ہم کو سلام کیا۔  
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

### نشست و درخواست

وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَابِتِ اسْمُ كَرُكٍ كَاثِلَا هَاهَا اَبِ كَا  
شَرِيفٍ مِ رَكَا لِيَا تَحَا اَوْ سَجْدَا اَبِ  
كِي سِرَانِي كِي قَرِيبَا تَحِي۔ رَوَايَتِ  
كِي اِسِي اَبُو دَاؤُد۔

حضرت ام سلمہ کے بعض لوگوں سے  
منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا بیت اس کیلئے کا تھا جو آپ کی قبر  
شریف میں رکھا گیا تھا اور مسجد آپ  
کے سرانے کے قریب تھی۔ روایت  
کی اسے ابوداؤد دے۔

### صلہ رحمی (اقارب کے ساتھ سلوک)

وَعَنْ أَمِّ مَاءٍ بَنَتْ يَزِيدَ  
كَانَتْ عَلِيًّا مَعَ عَلِيٍّ

حضرت اسماء بنت یزید کہتیں کہ میری  
ماں میرے پاس آئی اپنی نیک سے مدد میں



وَجِيءَ مُشْرِكُهُ فِي  
عَهْدِ عُرَيْشٍ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ  
قَدْ مَاتَ عَلَى وَجْهِ رَيْبَةٍ  
فَقَالُوا هَلْ لَكُمْ صَلَاحٌ  
مَنْفَعٌ عَلَيْهِمْ -  
اور وہ مشرک بھی اور یہ واقعہ اس وقت  
کا ہے جبکہ قریش سے حدیبیہ کی جنگ ہو چکی  
تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری  
میرے پاس آتی ہے اور وہ اسلام کے پیرو  
ہے کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں -  
اپنے فرمایا ہاں اس سے سلوک کرو (بخاری و مسلم)

### شفقت و رحمت

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي يَزِيدَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ ذَبَّ عَنْ حُرْمَةِ أَخِيهِ  
بِالْمُؤْتَمِرَةِ كَانَ حَقًّا  
عَلَى الْبَنِي أَنْ يَتَّقِيَهُ مِنْ  
الْمُتَارِدَةِ وَالْبَيْهِقَةِ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ  
حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے جو شخص کسی کو اپنے مسلمان بھائی کا  
گوشت کھائے یعنی غیرت کرنے سے  
ناپاؤ دینے اس کی مدد موجودگی کے  
تو خدا پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کو دو تیر  
کی آگ سے آزاد کرے -  
(بخاری فی شعب الایمان)

### خدا سے محبت

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي يَزِيدَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ ذَبَّ عَنْ حُرْمَةِ أَخِيهِ  
بِالْمُؤْتَمِرَةِ كَانَ حَقًّا  
عَلَى الْبَنِي أَنْ يَتَّقِيَهُ مِنْ  
الْمُتَارِدَةِ وَالْبَيْهِقَةِ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ  
حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ  
انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا أَسْبَغْتُكُمْ خِيَارًا وَلَا  
بَلِيًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ كَانَ  
الَّذِي كَانَ أَدَاؤُكَ لَوْلَا اللَّهُ دَا  
ابْنُ مَسَاحِدَةَ  
فرماتے مناسب میں تم کو بتاؤں کہ تم میں بہترین  
لوگ کون ہیں صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ  
فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو  
دیکھ کر خدا یاد آئے -  
(ابن ماجہ)

### منع کی ہوئی باتوں کا بیان

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي يَزِيدَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ ذَبَّ عَنْ حُرْمَةِ أَخِيهِ  
بِالْمُؤْتَمِرَةِ كَانَ حَقًّا  
عَلَى الْبَنِي أَنْ يَتَّقِيَهُ مِنْ  
الْمُتَارِدَةِ وَالْبَيْهِقَةِ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ  
حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہؓ بن ابی معیط  
کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فرماتے مناسب وہ شخص جو ہمیں نہیں ہے جو اپنی  
جموئی باتوں سے لوگوں کے دھیان اصلاح  
کے لئے بھی مصلح کہے، دونوں فرقے سے عمل  
بات کہے اور ایسا کہ طرف سے دوسرے کہ  
عملی بات پہچانے دیکھائی ہوئے، اور رسول اللہ  
روایت میں یہ الفاظ آیا وہ ہیں کہ اگر تم کلمہ نے  
کہا میں نے نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جھوٹ بولنے کی کسی امر میں اجازت دی ہو  
مگر میں باتوں میں ایک توڑا لی میں نے دیکھا  
وہ زمان اسلام سے جنگ کرنے میں، دوسرے  
لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور تیسرے

فَكَرِهُوا أَنْ يُخَالِفُوا إِلَٰهَ آلِهِمْ  
فَإِذْ أُنْزِلَتْ فِي رَأْسِ الْوُحُوشِ  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي ذَهْلٍ  
قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَخْلُفُ الْإِكْدَانِيَا  
فِي كَلْبٍ كَذَبَ النَّحْلُ أَمْرًا  
يُؤْتِيهِمَا فَإِذَا كَذَبَ فِي الْفُجُورِ  
كَأَنَّكَ بَدَلُ الْبَيْضِ بَيْنَ النَّارِ  
نَوَاهُ أَحْمَدُ وَآلِ قَبِيلِهِ

میاں بیوی کی باتوں میں اور سب کی حاضرت  
قَدْ أَيْسَ وَسَوْسَكِ بَابِ مِيَانِ لُغَاتِ  
حضرت اسماء بنت ابی ذہل کی یہ روایت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کتا بولنا  
صرف تین مواقع پر جائز ہے ایک تو مرد کا  
جھوٹ بولنا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے  
دوسرے طرائق میں جھوٹ بولنا اور تیسرے  
لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں جھوٹ بولنا  
(احمد و ترمذی)

## اچھے بُرے نام

وَعَنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ  
سَمِعْتُ بَنِي إِسْمَاعِيلَ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ  
النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَمِعَهَا نَبِيًّا فَقَالَ سَلَامٌ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں  
کہ میرا نام زینہ (دیکھو کار) رکھا گیا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نفس کا توڑ  
ذکر دینی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب عطا فرماتا  
ہے۔ تم اس کا نام زینب رکھو۔ (مسلم)

## شہادت (گواہی)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں ایک  
انسان ہوں اور تم جیسے مجھ کے

تَحْتِ جُحُودٍ رَأَى لَعْلَ بَعْضِهِمْ  
أَنْ يَكُونَ الْخَطْبُ يَخْلُفُ  
أَمِنْ بَعْضٍ كَأَقْصَى كُنْ  
عَلَى خَوْفًا أَسْمَعَ مِنْهُ  
كَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ يَشْفِي  
مِنْ حَقِّ أَخِيهِ كُنْ  
يَا خَدْنَكَا فِي أَمَّا أَفْطَحُ  
فَطَلْعَةُ مِثْنِ النَّارِ  
مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ

میرے پاس گئے ہوا وہ تم میں سے ممکن  
ہے بعض شخص ایسا ہو جو دلیل کے ساتھ  
خوب تقریر کر سکے اور میں حکم دیتا ہوں اپنا  
بیان پر جو سنتا ہوں پس وہ شخص جس کے  
حق میں فیصلہ کرنا اور حقیقت میں وہ چیز  
جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کا ہو  
تو وہ اس کو نہ لے ایسی صورت میں گویا  
اس کے لئے دو رخ کا آگ کے ایک ٹکڑے  
کا فیصلہ کرتا ہوں (بخاری و مسلم)

## غیب کی خبر دینا

عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ  
بْنِ عَفْرَاءَ كَانَتْ حَاضِرَةً  
الْبَيْتِ حَضَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَخَلَ جِئْنُ بَيْتِي فَقَالَ  
فَيْسَلٌ عَلَى فَيْسَلٍ رَجُلٌ  
لَمْ يَلِدْ رَجُلٌ مِثْلُكَ  
جَوْبِي بِيَانٌ كُنَّا نَقْرُبُ  
بِالْبُحْرِ وَنَسْتَدْبُرُ  
مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي

حضرت ربیعہ بنت معوذہ  
ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں جب  
کومیں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد اپنی  
ہمارے ہاں شریف لائے اور میرے بستر پر  
اس طرح بیٹھے کہ جس طرح تم میرے بستر پر  
بیٹھے ہو وہی خطاب اس شخص سے ہے جس  
کو یہ حدیث سنائی جا رہی ہے، گھر میں جو کچھ  
موجود تھیں انھوں نے دفن کیا اور ہمارے  
آباؤں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے











لَوْ مَرَّ بِكَ لَمْ يَخْزُ لِقَاءَهُ وَابْتِغَى  
 أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ الشَّيْخِ  
 وَالشَّقَدِ لَيْسَ مَوَدَّ أَحَدٍ  
 (احمد و ابو داؤد)

وَعَنْ كَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ  
 قَالَتْ سَمِعْتُ مُسَادِي  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَذِي الْقُلُوبَ  
 جَابِغَةً فَخَرَّبْتُ إِيَّاهُ  
 الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَضَ صَلَاتَهُ  
 جَلَسَ عَلَى الْيَنْبَرِ وَهُوَ  
 يَخْمَلُ قَالَ يَبْرُمُ كُنَّ  
 الْبُحَارُ مَصْلَاهُ فَمَرَّكَ  
 هَلْ تَذَرُونِ لِمَجْعَتِكُمْ  
 قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُونَ  
 رَأَيْتُمَا اللَّهُ مَا جَعَلَ كُمْ  
 لِرُغْبَةٍ وَلَا يَرْغَبُ وَلَكِنْ  
 جَعَلَ كُمْ لِمَا تَعْبُدُونَ  
 كَانَ تَجَلُّدًا لِنُصْرَانِيَّةٍ

آسان والوں کے لئے کافی ہو رہی تھی۔  
 تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ -

(احمد و ابو داؤد)

حضرت کاظمہ بنت قیس  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناکہ کو  
 یا علان کرتے سنا اقل جابغہ یعنی تار  
 جمع کرنے والی ہے یعنی تار ہے سجدہ کر چلا  
 چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو میر  
 پر تشریف لے گئے اور کراتے ہوئے فرمایا  
 جس آیت نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا  
 رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا تم کو معلوم  
 ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے  
 عرض کیا۔ خدا تم اور خدا تم رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو اسلئے جمع  
 نہیں کیا ہے کہ تم کو کچھ دین یا کوئی خوشخبری بناؤ  
 اور اسلئے جمع کیا ہے کہ کسی شخص سے دلوں  
 بلکہ میں نے تم کو تیسرا دین کا واقعہ سنایا کہ جس  
 کیسے یہ تیسرا دین آگے بھی نہیں تھا وہ یا اور

فَمَا رَوَاكُمْ سَلَّمَ وَحَدَّثَنِي  
 حَدِيثًا ذَا فَنَاءٍ الْكِنِ عَنِ  
 كُنْتُ أَحَدَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ نَفْسٍ  
 الْكَتَابِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ زَكَبَ  
 فِي سَفِينَةٍ بِحُجْرَةٍ مَعَ  
 ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ خُجْرٍ  
 وَحَدَّثَنِي أَنَّهُ لَمَّا دَخَلَ  
 مَسْجِدَ فِي الْبَحْرِ دَاخِلًا  
 لَمْ يَجِدْ فِيهِ أَحَدًا  
 تَعَرَّبَ النَّفْسَ فَجَلَسَ  
 فِي أَحْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلَ  
 الْحُجْرَةَ فَلَمَّا فَتَحْتُهَا  
 أَهْلَبَ كَثِيرُ الشَّعْبِ  
 لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ  
 مِنْ دُخَانٍ مِنْ كَثَرَةِ  
 الشَّعْبِ كَأَنَّهُمْ أَوَّلُ  
 أَنْتَ خَالَتْ أَمَا الْحَقِيقَةُ  
 أَنْظَرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ  
 فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَلَمْ  
 حَتَّى كَمَرَهُ بِالْأَشْرَافِ فَإِنَّ

مسلمان ہوں اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی کہ جو میں  
 خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو پہلے کہا  
 کہ اب بتاتا ہوں اس نے بیان کیا کہ وہ  
 قبائل کو جو بنام کے تیس آدمیوں کے ساتھ  
 دریا کی بڑی کشتی میں سواری ہوا۔ دریا کی موجوں  
 نے کشتی کے ساتھ شورشیاں شروع کیں اور ایک  
 ماہ تک وہ کشتی گرا دھر دھر لئے پھرتی رہی آخر  
 میں کشتی کا آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک  
 جزیرہ میں لگیں ہم چھوٹی کشتیوں میں  
 سواری ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم ایک  
 چار پارہ لاجس کے بڑے بڑے بال تھے اور  
 زیادہ ہاں اس کے سمندر پر تھے اس کا کاجیہ  
 معلوم ہوا تھا ہم لوگوں نے اس کے کاجیہ  
 پراسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں  
 جاسوس ہوں۔ تمام شخص کے پاس میں جو چیز  
 دگر ہے، وہ تمہاری خبریں سننے کا  
 بہت مشتاق ہے تمہاری کہانیاں اس چار پارہ  
 نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے  
 اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ انسان فی شکل و  
 صورت میں ابلیس ہو۔ غرض ہم تیزی سے

لَقَاتَمَتْ لَنَا رَجُلًا  
فَوَقَّعَتْهَا أَنْ تَكُونَ  
سُيْطَانَةً فَإِنْ فَالَطَقْنَا  
بِسُيْطَانٍ وَهَلَّا الدِّينُ  
خِيَادَ فِيهِ أَهْلُ الْعَرَبِ  
مَا دَانَا قَطُّ خَلَعًا  
وَأَشَدُّ كَاؤًا مَجْمُوعَةً  
بِكُلِّ مَا لَمْ نَحْقِيقْهُ هَابِيَةً  
مُكَلَّبَتِي إِلَى الْغَلَبَةِ  
بِالْحَدِيدِ قُلْنَا ذِيْلَكَ  
مَا أَتَيْتَ قَالَ حَدِّثْهُ  
عَنِ الْخَبَرِ فَإِذَا خَبَرْتُ فِي  
مَا أَشْرَفَ قَالُوا ائْتِنَا  
مِنْ الْعَرَبِ مَكِينًا  
سَيِّئَةً بَعْرِتِ قُلُوبَ  
بَنِي الْعَرَبِ سَلَامًا وَدَخَلْنَا  
الْعَجْرِيَّةَ فَوَقَّعْنَا دَابَّةَ  
أَهْلِكَ نَقَالَتِ النَّالِيَّةُ  
إِعْمَدُ فَإِلَى هَذَا فِي  
السَّيْرِ قُلْنَا إِيَّاكَ

آگے بڑھادو میری پیچھے ہم نے وہاں ایک  
بہت بڑا اور خوفناک دی رکھا گلابی  
آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا وہ نہایت  
مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ  
گردن تک اور گھٹنے، ٹخنوں تک زنجیریں  
بکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا  
تجربہ فرموس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا  
تم مجھ کو پایا اور معلوم کر لیا ہے تو اب  
میں تم سے اپنا حال نہ پوچھاؤ گا۔ پہلے تم یہ  
بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم عرب کے  
لوگ ہیں۔ وہ اس کی کشتی پر سوار ہوئے تھے  
وہ ایک موجد ایک سپہنیک ہمارے ساتھ  
کھینٹی رہیں اور آخر ہم کو یہاں لا ڈالا۔  
ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک  
چارلیہ لاجس کے بڑے بڑے بال تھے اس  
نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں۔ تم شخص  
کے پاس جاؤ مجوزہ میری ہے۔ پھر میرے  
پاس ورتے ہوئے گئے پھر اس نے پوچھا  
یہاں کچھ بول کے درخت پھل لاتے ہیں؟  
دینے قوم یمن کے کھجوروں کے درخت پھل

بِسُيْطَانٍ فَالَاحْبَبُ فِي  
عَنْ تَحْلِيلِ يَمَانَ هَلْ  
تُحْسِرُ قُلْنَا لَعَمْرُكَ  
أَنَا إِنَّمَا يُؤْخِرُكَ  
تَحْسِرُ قَالَ الْخَبَرُ فِي  
عَنْ تَحْسِرُ الطَّيْرِ هَلْ  
يُؤْخِرُ مَا قُلْنَا هِيَ كَيْتِي  
النَّاسُ قَالَ إِنْ مَا  
يُؤْخِرُكَ أَنْ يَسْخَبَ  
قَالَ الْخَبَرُ فِي عَنْ يَمَانَ  
تَحْسِرُ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَا  
فَهَلْ يَسْخَبُ أَهْلُ يَمَانَ  
الْعَيْنِ قُلْنَا لَعَمْرُكَ كَيْتِي  
النَّاسُ أَهْلُ يَمَانَ  
مِنْ مَا هَذَا قَالَ الْخَبَرُ فِي  
عَنْ يَمَانَ الْوَيْتِي مَا لَعَمْرُكَ  
قُلْنَا فَادْخُرْ مِنْ مَكَّةَ  
وَسَنَزِلَ يَتَرَّبَ قَالَ  
أَخْبَرْنَا الْعَرَبَ قُلْنَا  
لَعَمْرُكَ قَالَ كَيْتِي هَلْ

آتے ہیں۔ یمن ایک مقام کا نام ہے جو شام  
میں یا اردن میں یا یمن میں یا حجاز میں واقع  
ہے، ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے  
کہا وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب کہ  
یہ درخت پھل نہ لائیں گے یعنی قریب  
کا زمانہ، پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ کھجور  
طرہ پر دھریہ کے طالب میں پانی ہے یا نہیں  
ہم نے کہا میں میں بہت پانی ہے۔ اس نے  
کہا، عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا  
پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا حال بتاؤ  
اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب  
کے باشندے چشمہ کے پانی سے کاشتکاری  
کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا امتوں کے  
بنی یعنی عرب کے خاندانوں کو کون کے بنی  
کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ  
انکے سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف  
لے گئے۔ اس نے پوچھا کیا عرب ان سے  
لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا  
انہوں نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے  
تمام واقعات اسے اس کو آگاہ کیا اور بتلایا کہ

بِهِمْ فَاسْخَبْنَا أَنَّهُ  
قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يُبَيِّهُ  
مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ  
أَمَّا أَنْ ذُ لِكَ خَيْرٌ أَنْ  
يُبَيِّعُوهُ وَإِنِّي خَيْرٌ لَّهُمْ  
عَلَيَّ إِنَّكَ أَلَمَّا تَوَدَّ أَنْ  
أَنْ يُوْثِقَ أَنْ يُوْثِقَ فِي  
فِي الْحُرُوجِ خَاسِرٌ  
فَأَمَّا فِي الْأَخْيَرِ لَكَ  
أَدْعُ قَرْبَةَ الْأَكْهِطُهَا  
فِي الْأَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَلَّةٍ  
وَطَبِيبَةٌ هُمَا خَيْرٌ مَتَانِ  
عَلَى كَيْفَتِهِمَا كَلِمًا  
أَسْرُدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَاوْجِدُ  
مِنْهَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ  
يَبْدُوهُ الشَّيْفُ صَلَاحًا  
يَصُدُّ فِي عَنَّا وَرَأَى عَلَى  
مَجْلٍ لَقَبٍ مِنْهَا مَلَكٌ  
يَعْرِضُ لَهَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی ہوتے  
ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے  
آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا  
تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا  
ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا  
حال بیان کرتا ہوں۔ میں سے (وہ جال)  
عقرب مجھ کو نکلے گا حکم دیا جائے گا میں  
باہر نکلوں گا اور زمین پر پھرونگا کیا ایک  
کرکڑی آباد ایسی ہے چھوڑ دوں گا جس میں میں  
داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت  
میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں جاؤنگا  
کہ وہاں کے مجھ کو ممانعت کر دی گئی ہے۔  
میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل  
ہوں گا اور وہاں کے لوگ کا تو ایک فرشتہ جس کے  
ہاتھ میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا  
اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستہ پر  
فرشتے مقرر ہوں گے جو راستہ کی حفاظت کرتے  
ہوئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے غصا کو منبر پر مار کر فرمایا یہ ہے طیبہ  
یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے

وَطَبِيبٌ يَخْصُصُ فِي الْقَبْرِ  
هَذِهِ طَبِيبَةٌ هَذِهِ طَبِيبَةٌ  
الْمَدِينَةِ الْأَنْتَ حَذَّ طَبِيبٌ  
فَقَالَ النَّاسُ لَعَمْرُكَ لَا أَنْتَ فِي الْحَجْرِ  
النَّاسُ أَذْخَلُوا النَّاسَ لَدُنِّي  
الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ أَوْ مَا يَدْرِي  
إِلَى الْمَشْرِقِ وَفَاءً مُسْلِمٌ  
عَنْ كَاتِبَةٍ بَنَتْ قَبْرَ  
فِي حَدِيثٍ نَحْنُ  
الذَّابِرِي قَالَتْ كَانَ  
فِيَا أَسْمَاءُ مَرَّتْ بِحَجْرٍ  
شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ  
قَالَتْ أَمَّا الْجَسَامَةُ  
أَذْهَبَ إِلَيَّ ذَلِكَ الْقَبْرُ  
فَأَتَيْتُهُ كَذَا أَسْرَجُ  
يَجْرُ شَعْرًا مُسْتَلًى  
فِي الْأَعْلَى يَدْرُ فَيُفِي  
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
فَقُلْتُ مَنْ أَنْتِ قَالَ أَنَا  
الْكَبَالُ مَا فَاوْجِدُ الْوَاقِدَ

فرمایا خبردار کیا ہی میں تم کو بتلایا کرتا تھا،  
لوگوں نے غم فرمایا۔ ہاں! آپ نے فرمایا  
آگاہ رہو کہ وہ قتل درجائے شام میں ہے۔  
یاد رہے میں میں۔ نہیں بلکہ وہ  
مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ یہ  
فرمایا آپ نے ہاتھ سے مشرق کی  
جانب اشارہ کیا۔ (مسلم)  
حضرت فاطمہ بنت علیؓ تہم داری  
کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ  
تہم داری نے یہ بیان کیا کہ چوبیس دن  
ہو کر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو  
اپنے سر کے بالوں کو مٹھتی تھی۔ تہم نے  
کہا، تو کہیں ہے؟ عورت نے کہا میں جالمو  
ہوں۔ تو اس محل کی طرف جا تہم کیا  
ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک  
شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو مٹھتا ہے  
زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق  
پٹے ہوئے ہیں۔ اور آسمان و زمین کے  
درمیان چھلکا کو دلبے۔ میں نے کہا  
تو کہیں ہے؟ اس نے کہا میں جالمو

وَعَنْ أُمِّ سُرَيْكٍ قَالَتْ  
قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْرَأَ النَّاسُ  
مِنَ الدُّجَالِ حَتَّى يُخْفُوا  
بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ سُرَيْكٍ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ  
الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ كَالْهُم  
كَلِيلٍ لِرَأْفَةِ مُسِيرٍ

حضرت ام شریک کہتی ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ  
دجال سے بھڑکیں گے مگر وہ فریاد  
کنندہ (جیسا کہ) ہے اور بہانوں میں جا  
چھیں گے۔ ام شریک کہتی ہیں یہ سسکیں  
کے پوچھا یا رسول اللہ! عرب ان میں  
کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب اس  
زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔ (مسلم)

أَهْلُ الْجَنَّةِ

اہل جنت کا بیان

وَعَنْ أُمِّ ابْنِ أَبِي يَكْرَبٍ  
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ عَلَى وَجْهِ  
لَهُ سِدْرَةٌ مِثْلُ قَلْبٍ  
يَسِيرُ الرَّاحِلُ فِي ظِلِّهَا  
مِثْلَ مِائَةِ سَنَةٍ أَوْ يَنْظُرُ  
يَنْظُرُهَا مِائَةً رَاكِبٍ سَلَفَ  
الرَّاحِلِ وَفِيهَا نَارٌ أَوْ زَيْتُ

حضرت اسماعیلؑ ابی بکرؓ کی بی بی کے حضور علیؑ علیہ السلام کے حضور میں  
سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو  
یہ خبر دے کر کہ سدرۃ المنتہیٰ کی شانوں کے  
سایہ میں تیرے والد تو بے حد تک بخلا رہے  
ہے یا آپ نے یہ افلاخ دے کر کہ سدرۃ المنتہیٰ  
کے سایہ میں تو سوار بنا ہوا حاصل کر کے  
رہا دی کو شک ہے کہ آپ نے یہ افلاخ دے

كَانَ تَمْرُهَا الْقَدَالُ وَوَدَّهَا الْقَدَالِي  
 يَا خَيْرُ الْفَالِاحِ اسْ دُرْخْتِ (سَدْرَةِ الْمُنتَهَى)  
 كِي وَبُذِائِ اسْ سَهْ كِي هِيَاوِ بِيَلِ مَكُونِ كِي يَارِزْدَ

اسماء الحسنی  
اسماء الحسنی

آسمائے حسنیٰ

وَعَنْ أَمَّا أَرْبَعِينَ  
الَّتِي كَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْمَ اللَّهِ الْعَظِيمَ فِيهَا ثَلَاثِينَ  
الْأَيَّامَ وَالْهَيَاةَ الْوَلِيدَةَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَحْدَانُ الرَّحِيمُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
الْقَدِيمُ الْأَوَّلُ وَالْأَوَّلُ وَالْآخِرُ

حضرت اسماءہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم علم اللہ وادوات میں سے ہے۔ فرمایا: اللہ! تاجیدہ لا ائذہ الا ائذہ الرحمن الرحیم سورہ اعراس آیت ۱۷۰ سورہ اعراس آیت ۱۷۱ (یعنی) ائذہ ائذہ لا ائذہ الا ائذہ الرحمن الرحیم







## بایں

وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَخْبَرْتُ  
رَبَّنَا عَائِشَةَ بِمَا سَأَلْتُ عَنْهَا  
وَأَنَّهَا إِذَا غُلِظَ فَنَاءُهَا قُبِضَ  
رُوحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنٍ مِنْ عَيْنَيْهِ  
وَعَنْ أَنَسٍ سَمِعَهُ قَالَتْ كَانَ  
أَحَبَّ النَّبِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيضُ  
رَدَاةُ الْقُرْمِيذِيِّ عَالِوُ دَاوُدَ  
وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ  
كَانَ لَهُ قَبِيضُ رَسُولِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَ رَدَاةُ  
الْقُرْمِيذِيِّ عَالِوُ دَاوُدَ وَقَالَ  
الْبُخَارِيُّ كَانَ عَيْنُ خَسْرٍ غَرِيبَ

حضرت ابی بَرزہ کہتے ہیں کہ عائشہ نے  
ہمارے دکھانے کے لئے ایک بیوند لگائی ہوئی  
چادر ایک چادر پر بند نکالا اور فرمایا انہیں  
روح پڑوں میں روح مبارک قبض کی گئی  
(یعنی آپ وفات پائی، بخاری و مسلم)  
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں  
میں قبض بہت پسند تھی۔  
(ترمذی و ابوداؤد)  
حضرت اسماء بنت یزید کہتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
گرنے کے استین پہننے تک تھیں۔  
(ترمذی - ابوداؤد)  
(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

## بالوں میں گٹھی کرنا

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(یعنی فتح مکہ کے روز) رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَيَّفَ لَائِمَ اس وقت آپ کے  
چار گیسو گٹھے گندھے ہوئے۔  
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

## مننون دعائیں

وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
أَرَادَ أَنْ يَتَوَكَّلَ وَهَمَّ بِدَعَا  
الْهَمِّي تَوَكَّلْتُ حَتَّى يَأْتِيَ بِقَوْلِ  
أَللَّهُمَّ قُمِي مَعِيَ يَا بَلَدَ يَوْمَ جَعَلْتَ  
عِبَادَكَ لَكَ تَلَوَاتِ رَدَاةُ دَاوُدَ

حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو  
دہانہ ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور  
کہتے تھے اللہ تعالیٰ میری مدد کرے کہ تیرے ساتھ  
تین مرتبہ یہ کلمات فرماتے۔  
(ابوداؤد)

وَعَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ حَكِيمَةَ قَالَتْ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَكَّلَ مَنَزَلَهُ لَا يَفْضَلُ  
أَعُوذُ بِكِ لِمَاتِ اللَّهِ الْفَاتِحَةِ  
مَنْ كَسِبَ مَخْلَقَ لَمْ يَمُوتْ  
فَتُحْيِيهِ يَوْمَ تَقُولُ مَنْ مَنَزَلُهُ  
ذَلِكَ رَدَاةُ مُسْلِمٍ  
وَعَنْ رَسْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ  
فِي دُبُرِ الْبُحْرِ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
وَعَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ حَكِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَكَّلَ مَنَزَلَهُ لَا يَفْضَلُ

حضرت عروۃ بنت حکیمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی  
مکان میں جگہ کرتے تو یہ کہتے اَعُوذُ بِكِ لِمَاتِ  
اللہ الْفَاتِحَةِ مَنْ كَسِبَ مَخْلَقَ لَمْ يَمُوتْ  
میں اللہ تعالیٰ کے کمال کو کہوں کہ زید اس چیز کی  
بڑائی سے جو پیدا کی ہے، اتنا اس کو کوئی چیز نقصان  
پہنچائی گی یا نہ اس کو وہ اس مکان کو چھوڑ کر لے  
حضرت رسمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو کہ بعد ازاں کہتے تھے کہ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
وَعَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ حَكِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَكَّلَ مَنَزَلَهُ لَا يَفْضَلُ

عَلِمَا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا  
رَزَقًا لِّبَنِي إِدْرَاكَ أَحْمَدُ وَآلَتِهِ  
مُحَاجِرًا لِّبَنِي إِدْرَاكَ أَحْمَدُ وَآلَتِهِ  
نَفِيسًا عَلِيمًا كَثِيرًا  
اور پاک و حلال نہ تھا۔  
(احمد، ابن حجر، تہذیبی)

## الْمَنَاقِبُ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ

### مناقب علی رضی اللہ عنہ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ وَسَلَّمَ  
لَا حُبَّ عَلِيٍّ مَنَافِقٍ وَلَا يَنْفَعُهُ  
مُؤْمِنٌ وَلَا كَاذِبٌ وَلَا زَوَّاجٌ  
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَوِيٌّ إِنْ دَا  
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلِيٌّ عَلَيْهِ سَلَامٌ  
سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّ رِذَاءَ أَحْمَدُ  
حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ  
علیہ السلام نے فرمایا ہے علی رضی اللہ عنہ سے منافقیت  
نہیں رکھتا اور مؤمن علی رضی اللہ عنہ  
سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔ روایت یک  
احمد اور ترمذی نے۔  
حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے  
علی کو کبھی کبھار یا بھڑکاوڑا کہا۔ (احمد)

### فضائل عشرہ مبشرہ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے

يَقُولُ لَا ذَوَاجِرَ لَنَا الْيَمِينُ  
يَحْتَوِي عَلَى بَيْتِي هُوَ  
الْعَصَا وَابْنُ الْبَنَاتِ الْكَلْبُ  
اسْتَقْبَلَهُ الرَّحْمَنُ بِرُحْمَيْنِ  
وَمُسْلِمِينَ لِحَقِّهِ رِزْقًا أَحْمَدُ  
مناقب و فضائل کے لیے  
(علی رضی اللہ عنہ) کے لیے  
اور بنو اسحاق اس لیے۔ اے اللہ! رحمت  
کے پیشہ سبیل سے توبہ الرحمن بن عوف کو  
موسلمین کے لیے رزق کا احمد۔

### نبی کے اہلیت کے مناقب و فضائل

وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ  
أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّاتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَأِيْتُ  
عَلَيْكَ مَثُورًا الْفَلَكُ خَالَ وَنَا  
هُوَ كَأَنَّ رَأْيَهُ كَيْدٌ قَالَتْ  
وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ  
بِخْطَعَةٍ مِمَّنْ جَسَدٌ قَطِيعٌ  
وَوَضِعَتْ فِي جُفَيَّ حَجْرٌ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَأِيْتُ حَجْرًا  
مَثُورًا كَأَنَّ الْفَلَكُ خَالَ  
عَسَا كَأَنَّ بَيْتِي فِي حَجْرٍ  
حضرت ام الفضل بنت الحارث  
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ  
میں نے آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے  
آپ نے پوچھا۔ دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا وہ  
بہت سخت و گھبراہٹ کا خواب ہے۔ آپ نے فرمایا  
دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ  
کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور  
میری گردن میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا  
تو نے کچھ خواب دیکھا۔ انشاء اللہ تم فاطمہؓ  
ایک لڑکا جنے گی جو تیری گردن میں رکھا جائے گا۔  
چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں پیش پیدا ہوئے  
اور میری گردن میں لگے گئے جیسا کہ رسول اللہ

قُرِئَتْ قَاطِمَةُ الْحُسَيْنِ  
 وَكَانَ فِي جُجْرِي كَمَا  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكَانَ مَوْلَى خَلْتِ يَوْمَئِذٍ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَوَّصَتْهُ فِي جُجْرِي ثُمَّ كَانَتْ  
 مَبْنِيَّ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلُوا رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ  
 الْكَلْبُوعُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 يَا بَنِي أُمِّتٍ وَتَجَمَّعَ قَالِ  
 أَنَّ فِي جُجْرِي مَوْلَى خَلْتِ يَوْمَئِذٍ  
 أُمِّي سَقَطَ مِنْ هَذَا الْكَلْبُوعِ  
 هَذَا أَكَالَ لَعْنَةً تَالِي يَوْمَئِذٍ  
 مِنْ نَبِيٍّ يَمْنُو  
 وَعَنْ أُمِّ سَامَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَعَا قَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَتْ  
 فَبَكَتْ ثُمَّ حَضَّتْهَا  
 فَصَحَّحَتْ لَهَا كُفِّي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَسْمَاءُ عَنْ بَكْرِهَا  
وَكُنْتُ بِهَا فَقَالَ لَأُخْبِرَنِي  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ مَيُوتُ بَلَيْتٌ لَمْ أَجِدْ  
رَأِي سَيِّدٌ لِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
وَأَكْثَرُ بِلَيْتٍ مِمَّنْ أَنْفَعُكَ  
رَدَّ أَوَّلُ السُّؤَالِ مِنْهُ.

روئے اور ہنسے اس سبب دریافت کیا کہ  
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو  
اپنی موت سے بلا دیا تھا جس کو کشتکریں  
روئے گی۔ پھر آپ نے مجھ کو فرمایا کہ میں رحیم  
بنت ملان کے سوا جنت کی ساری عورتوں  
کی سردار ہوں تو میں ہنسے گی۔  
(متوضی)

فضائل صحابه رضوان الله عليهم

وَمِنْ أُمَّ سَيْلَى أَهْلِهَا  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
حَادِيكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ  
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ مَا لَهُ  
وَوَلَدٌ وَبَارِكْ لَهُ  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَالَ أَرَأَيْتَ  
فِي اللَّهِ إِنْ مَالِي لَكثيرٌ  
وَأَزْوَاجِي وَلَدِي وَلَدَتِي  
لِيَتَعَاطَوْنَ عَلَى عِبَادَتِي  
يَوْمَ تَمُوتُ عَلَيْهِ  
رَسُولُ رَحْمَةٍ قَالَتْ قَالَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جی میں کانٹوں نے  
 عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفس  
 آپ کا خادم ہے اس کے لئے خدمت کرنا  
 فرما دیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تعالیٰ  
 اس کے اعمال کو نیکو بنا دے کہ اس کی اولاد کو  
 بڑھا اور جو چیز تو نے اس کو دی ہے اس  
 میں اس کو رک دے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ  
 قسم ہے خدا کی میرا مال بہت اور بہت ہے  
 اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار  
 میں تو کے قریب ہیں۔ (بخاری و مسلم)  
 حضرت جعفر علیہ السلام کو جی میں رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
بِئْسَ الْخُلُوفُ إِنَّهَا لَا تَخْلُقُ إِلَّا الْفُجُورَ  
أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا  
الْحَدِيثُ يَبْتَدِئُ بِمَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ مِنْكُمْ لَأَخِيَارًا  
قَالَ فَلَمْ تَكُنْ مَعِي  
يَقُولُ ثُمَّ كُنْتُ بَعْدَ الْكُرْبِيِّ  
الْقَتُولِ أَوْ فِي مَوَاقِفٍ  
لَا يَكُنْ خُلُوفُ النَّسَاءِ  
إِنْ تَكُنَّ اللَّهُمَّ مِثْرَ  
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ  
الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
مَقَامًا مَسْجُودًا

## المسائل النساء

عورتوں کے مسائل

علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں امید رکھتا ہوں  
کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے  
دو درجہ الگ میں داخل نہ ہو گا جو تہ و نحر  
میں شریک رہے میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! کیا خداوند تعالیٰ یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں  
سے کوئی شخص ایسا ہے جو دو درجہ پر وارد ہو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے  
یہ نہیں سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے  
کہ ہر ان لوگوں کو دو درجہ سے نجات دیں گے  
جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایک  
روایت یہ الفاظ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو  
اصحابِ شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں  
میں سے کوئی آدمی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت  
کی تھی دو درجہ کی الگ میں داخل نہ ہو گا (مسلم)

## المسائل النساء

عورتوں سے متعلق مسائل

### الطہارت

#### نجاتوں کا بیان

وَعَنْ أَرْقَمِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ حَضْرَةِ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ حُصَيْنٍ كَابِيَانِ هِيَ  
أَنَّهَا بِدَائِمِ لَهَا صُغَيْرٌ لَمْ يَأْكُلْ  
الطَّعَامَ إِلَّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ إِلَى اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةٍ  
جَبَّالٍ عَلَى ثَوْبٍ دَرَّ عَابِئًا  
فَنَضَعَهُ وَلَمْ يُفَيْسِلْهُ .  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
حضرت ام قیس بنت حصین کا بیان ہے  
کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو جو کھانا نہ کھاتا  
تھا صرف وہ دھرتی تھا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو  
اپنی کور میں بٹھایا۔ پس اس نے  
اپنے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے  
پانی منگایا اور کپڑوں پر بہا دیا اور کپڑوں  
کو دھو یا نہیں (بخاری و مسلم)۔

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا  
أَمْرٌ أَجْعَلِي أَطِيلُ فَعَلِي وَخَشِيتُ  
فِي الْمَكَانِ الَّذِي نَزَلْتُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ ان سے  
ایک عورت نے کہا کہ میرا دل اس لیے  
اور میں ناپاک جگہ سے نزلتی ہوں ام سلمہ  
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



عَلَى دَعْوَتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَائِفِينَ. (مَتَّفَعٌ عَلَيْهِ)  
وَكُنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ سَأَلْتُ أَمْرًا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَبَا  
رَسُولُ اللَّهِ يَا ابْنَةَ إِحْدَانَا إِذَا  
صَابَ كَوْبُهَا الدَّاءُ مِنْ الْخِصَّةِ  
كَيْفَ لَصَنَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَابَ  
كَوْبُ إِحْدَانَا الدَّاءُ مِنْ الْخِصَّةِ  
فَلْتَقْرِضْ لَهُ لَنْظْفِهِ بِنَاءً  
ثُمَّ يَصْلُحْ وَيَمْسُحْ عَلَيْهِ  
دَعَايَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحْيِيهِ  
سِتَّةَ أَجَارٍ أَوْ سَبْعَةَ أَجَارٍ  
فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلْ بِحَسَنٍ  
إِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ قَدْ طَهَّرْتَ  
وَأَسْتَنْقِثَ نَفْسَكَ لَنْظْفِكَ  
عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا  
عِشْرِينَ لَيْلَةً وَإِيَّاهَا  
صَوِّفِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ

اور میں حیض کی حالت میں ہوں۔  
(بخاری و مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بارش کا ایک کپڑا اگر بارش میں لگا جائے تو وہ کیا کرے پس فرمایا آپ نے کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے پس فرمایا آپ نے کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو خشک ہو جانے پر پہلے اس کو ٹھیکیدوں سے اور پھر پانی سے دھو لے پھر ناز پر جو لے دو اور کپڑا ترمیم کرنا خشک ہو جائے بخاری و مسلم اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے یعنی فانی ہوں میں خون کو بہت زیادہ لائے بیٹھ کے پس فی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کوئی چیز تم کو اور اگر تم نہ کچھ ہو تو دونوں پر عمل کر اپنے حال سے تم کو کچھ زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کیا استعمال

كَذَلِكَ فَاجْعَلِي كَمَا كُنْتُمْ  
كَمَا خِصَّ السَّائِدُ كَمَا  
يُطَهَّرْنَ مِثْلَ حَيْضَةٍ  
وَأُطَهَّرَ مِنْ دَانِ قَوِيَّتِ عَلَى  
أَنْ تُوَجِّهِيْنَ النَّظَرَ وَتَكْتَلِيْنَ  
الْعَصَى فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ  
بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ  
وَتُوَجِّهِيْنَ الْعُزْبَ وَتَكْتَلِيْنَ  
الْوَسَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَ  
تَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ  
فَاجْعَلِي دَعْوَتِيْنَ مَعَ الْخَبَرِ  
كَأَنِّي وَتَسْوِيْنِي أَنْ قَدْ رُبْتُ  
وَأَكُوْدُ أَمْرًا دَعَايَ دَعَايَ  
وَهَذَا حَتَّى يَبْتَ حَتَّى قَالَتْ  
كُنْتُ أَسْتَحْضُ حَيْضَةً لَيْلَةً  
سَبْعِينَ لَيْلَةً فَتَلَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْرَيْتُهُ وَفَضَّلْتُ  
فَحَدَّثَنِي فِي رَيْبٍ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي  
بُنْتُ حَتَّى قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي اسْتَحْضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً

ایک لات مارنا ہے شیطان کا پس اس خون میں سے پھر ایسا اس دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کریں تاکہ جب بیٹھ کر کپڑا دھو کر تیس یا چوبیس دن رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو پس البتہ یہ کیفیت کرتا ہے تم کو اور اسی طرح ہر مہینے چار یا پانچ مرتبہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پاکی کا کیا اور اگر کچھ سے زائد دوسری صورت ممکن نہ کہ ظن کی ناز میں تاخیر کرے اور عرض ہو کہ تو غسل کرو ظہر و عصر دونوں نمازوں کو (نسائی)

حضرت حمہ بنت منبہ کہتی ہیں کہ میں استعمال میں مبتلا ہوئی بہت سخت اور بہت زیادہ پس میں فی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھ لیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔

سید زیدؑ تھا تو مرنے پر یہاں تک  
 منع ہوئی المصلوۃ والصلوۃ وال  
 اعلت لک انکس سلف باللہ ذہب  
 البہر کانت ہو کفر من لیک  
 قال کتابین کانت ہو کفر من  
 ذلک قال کافحی فی قلوبا کانت  
 ہو کفر من ذلک انما اخرج  
 کما فقال الذی فی اللہ علیہ  
 قسمر سامر لک یأمرین انہما  
 صنعوا اجزا احاک من الآخر  
 وراق قویب علیہما کانت اعلم  
 قال انہما لکما ہذا دکتھن

## مستحقاضہ کا بیان

بِأَن عَزَّوَجَلَّ مِنَ الزَّبَّيْنِ عَنِ  
 فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي جَحْشٍ شِ أَلَهَا  
 كَأَن تَسْتَمْعُو فَقَالَ لَهَا  
 لَيْتِي كَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَوْدًا  
 كَأَن مَرَّ الْخَيْضُ بِأَنَّهُ دَمٌ

عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی جحش سے  
 روایت کرتے ہیں کہ کہا فاطمہ نے کہ وہ  
 مستحاضہ ہو جاتی تھی میں فرمایا میں نے اللہ  
 علیہ وسلم نے اس سے کہ جب ہون خون جھین  
 کا پس وہ سادہ خون ہے جو شہادت کیا

91

جاتا ہے۔ پس اگر مویہ یعنی خلیفہ حضرت نور  
سے باز رہا اور جو مرد و سرائیکی سپاہیوں کا  
نہ ہو پس ضرور اور نماز کو عید کو دیکھ  
کا خلیفہ ہے (ابو داؤد و نسائی)  
حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ ایک عورت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
خون دانی تھی کہ ہشتاد ہفتیوں میں اس کا  
خون آتا تھا۔ پس پوچھا ام سلمہؓ اس  
کے واسطے کونسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پس فرمایا اپنے چہرہ اس کو نکال کر۔  
اُن دنوں اور دنوں کو جن میں اس کو ہر مہینے  
کا خون آتا تھا۔ اس بیماری سے پہلے پس  
چھوڑے ان دنوں کے موافقی نہ کرنا کہ ہر مہینے  
اور جب نذر جائیں وہ دن تو جاتا ہے اس  
کو غسل کرے (ابو یوسف) کا گلبڑا ہونے  
اور پھر نماز پڑھے۔ (ابو داؤد و نسائی)  
جیسے کرے (ایک ماہ چڑھے) اسی طرح  
مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو بعد ہی پڑھا  
غسل کر کے دونوں ہاتھوں کو جو تکبیر کے  
پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کیے۔ (ابو یوسف)



کر لیں اسی طرح تو ہمیشہ کر اور دوسرے

رکھا اگر تم میں اس کی قوت ہذا کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یعنی آخری، دونوں مکوں میں زیادہ

پسند ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں میں

کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بنت ابی حنیس ابتدا میں تھی فہم

اتنی اتنی مدت میں جس نے نماز میں

اچھے فرمایا کہ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس پر

شیطان کی جانب سے ہے اس کو چاہئے

کہ وہ گھر میں بیٹھ کر سب بیکھے لگے

کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو

کے لئے اور عصر کے لئے غسل کرے

کے سبب و شام کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

کے لئے اور صبح کیلئے ایک غسل کرے

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

یا رسول اللہ خدا تعالیٰ بات کو بیان کرنے

میں جی نہیں کرتا پس کیا غیبت پر

واجب ہے جبکہ اس کو احکام میں

فرمایا جبکہ وہ پانی دیتی ہو دیکھے یہ سنکر

اگر تم نے شرم سے منہ نہ دکھا لیا اور

عرض کیا یا رسول اللہ کیا غیبت کو بھی

احکام میں ہے۔ فرمایا ہاں۔ خاک کا کون

تیرا زبان ہاں پھر کہ جس سے مشابہ ہو

جبکہ اس کا اس کی صورت کے استقامت

اور اس حدیث میں جو ام سلمہؓ سے مروی

ہے۔ سلمہؓ نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ

یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی کا جسم اور سفید

ہو جائے اور صورت کی کمی نہ ہو تو

ایسا بھی غیبت میں سے ہے پھر اس کے

مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت سلمہؓ نے بھی میں نے یہ مسئلہ

لکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک

مسئلہ لکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک

مسئلہ لکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک

أَسَدٌ صَفَرًا سَيِّئًا أَفَّا هَؤُلَاءِ  
 إِعْمَالُ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا أَمَّا  
 يَكُونُ لَكَ أَنْ تَخْرُجَ عَلَى رَأْسِكَ  
 قُلْتُ حَقًّا بَلْ لَمْ تَكُنْ بِمُضِيٍّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَطَهَّرَ مِنْ  
 (رَدَّاهُ مُسْلِمًا)

ایسی عورت ہوں جو گزند جتنی ہوں اپنے سر کے  
 باؤں کو مضبوط پس کیا ناپاکی کے غسل میں  
 ان کو کسی کھولوں؟ آپ نے فرمایا نہیں نکلو  
 یہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین کپ پانی  
 ڈالے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہائے  
 تو تو پاک ہو جائے گی۔ (مسلم)

## الصلوة نماز کا بیان

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
 فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كُنْ رَأْدًا سَلَمًا مِنَ الْمَلَأَةِ يَوْمَئِذٍ  
 وَتَبَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَسَلَّمَ وَهْنُ صَلَّى مِنْ الْوُجُوهِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ وَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرَّجُلُ  
 (رَدَّاهُ مُسْلِمًا)

حضرت ام سلمہ بنت ابی ہاشم میں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب عورتیں  
 فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو فوراً اٹھ کر کھڑی  
 چلی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور تمام نمازی بیٹھے رہتے تھے عربیوں نے  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے تو اور لوگ  
 بھی کھڑے ہوتے اور چلے جاتے۔  
 (بخاری)

## نماز عیدین

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا  
 أَنْ نَخْرُجَ الْخُمْسَ يَوْمَ الْوُجُوهِ  
 وَذَوَاتِ الْحُدُوسِ فَيَسْجُدُ  
 جَمَاعَةً الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا لَهُمْ  
 وَتَعْبُورُ الْحَيْضُ عَنْ مَعْلَمٍ  
 هُنَّ كَالْبُحْرِ لَا يَرَوْنَ لَكَ اللَّهُ  
 إِحْدًا نَأْيًا لَهَا جَلْبَابُ  
 قَالَ لِيُكَلِّبَ صَاحِبُ بَيْتِهَا  
 مِنْ جَلْبَابِهَا

حضرت ام عطیہ بنت ابی ہاشم کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا  
 گیا کہ ہم میں سے حیض والی عورتیں اور چھوڑ  
 والی عورتیں سب دونوں میروں میں  
 عید گاہ میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی  
 جماعت میں شریک ہوں اور ان کی دعاؤں  
 میں شامل ہوں اور حیض والی عورتیں اپنے  
 منقعل سے علیحدہ رہیں یا ایک عورت نے یہ  
 شکر عرض کیا یا رسول اللہ میں سے بعض  
 کے پاس چادر نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے  
 ساتھ والی کی چادر اوڑھ لے یعنی ساتھ والی  
 اس کو اپنی چادر اوڑھ لے (بخاری مسلم)

## النكاح نکاح کا بیان

وَعَنْ عَنَسَةَ زَيْنَبِ خَدَا  
 أَنَّهَا دَخَلَتْهَا وَهِيَ تَقْبَلُ  
 فَكَرِهَتْ ذَلِكَ وَتَأْتَتْ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عینسہ بنت خندافہ  
 یہود تھیں کہ ان کا نکاح ان کے والد نے کسی  
 کے ساتھ کر دیا اور وہ اس نکاح سے خوش  
 نہ تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ كَذَلِكَ حَتَّى رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ  
بِكِتَابِ آيَاتِهَا.

### محرمات نکاح

وَعَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بِخَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَنْكِحُوا الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ  
وَلَا ذَوَاتَهُنَّ لَيْسَ قَالَ لَأَنْتُمْ  
الْمُحْتَسِبُونَ فِي الْخُرَى لَكُمْ الْفُطْرُ  
كُلَّكُمْ تَحْرِمُ الرِّجَالَ حَتَّى تَكُونُوا

فِيهَا ذَوَاتُ السَّلَامِ

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَنْكِحُوا الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ  
ذَاتَهُنَّ لَيْسَ قَالَ لَأَنْتُمْ  
الْمُحْتَسِبُونَ فِي الْخُرَى لَكُمْ الْفُطْرُ  
كُلَّكُمْ تَحْرِمُ الرِّجَالَ حَتَّى تَكُونُوا  
فِيهَا ذَوَاتُ السَّلَامِ

کہ دو دھاس کی کنڈا ہو۔ (ترمذی)

### مباحثرت

وَعَنْ جَدِّهِ أَمِّهِ بَنَاتٍ وَهَبٍ  
قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَنْتَابٍ وَهُوَ يَقُولُ نَفْسُ  
هَمَمْتُ أَنْ أَخْطِ عَنْ أَهْلِ  
مَنْ الْخَيْلَةِ فَتَغْلِبُوا وَالزُّنُومُ  
وَالْفَارِسُ فَإِنَّهُمْ يُغَيَّبُونَ  
أَذْكَاءَهُمْ وَلَا يُغَيَّبُونَ أَذْكَاءَهُمْ  
ذَلِكَ كَيْفَ تَحْرِمُ كَوْنَهُمْ  
الْعُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الْكَلَامُ  
الْوَادِ الْخَيْمَةِ وَهِيَ ذَاكَ  
الْمُسَوَّدَةُ سَيَلْتُ رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن حبیب  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئی آپ لوگوں کی ایک جماعت کو  
مخالفت کر کے فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ  
کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ سے منع کر دوں لیکن  
جب میں نے دیکھا اور فارس کے لوگ اپنی  
اولاد کو موجودگی میں غیلہ کرتے ہیں اور ان  
کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تو پھر میں نے  
اس ارادہ کو ترک کر دیا، پھر لوگوں نے  
آپ سے غزل کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا  
غزل کرنا بچہ کو ضعیفہ طریقہ پر وزن کر دینا  
ہے اور اس آیت کے مفہوم میں دخل  
ہے ذَا الْخَيْمَةِ ذَا سَيْلَاتِ یعنی جو غزل کرے  
زندہ دھن کرے گی اس کی بابت پوچھا گیا کہ اگر

لے غیلہ کے وہ دھن ہی نہ کرے کہ شہزادے کے دوران میں اس کی ماں بچہ سمجھا کر کیا چاہے اور دوسرے معنی  
ہیں کہ اس کی حالت میں کوئی دوسرا ناکرہ کرے کہ اس کی حالت میں کوئی دوسرا ناکرہ کرے کہ اس کی حالت میں کوئی دوسرا ناکرہ کرے

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَقُ النَّبِيِّ  
فَقَالَتْ خَمْسَةٌ وَمِائَتَانِ  
لَا دَاحِيَةَ لِمَنْ عَشَرَ أَوْ قِيَّةً  
فَلَمَّا قَالَتْ أَتَى رُكُومُ النَّاسِ

قُلْتُ لَا قَوْلَ لِيْكَ أَوْ قِيْلَ لَكَ  
خُشْيَاكَ وَدُرِّ رِوَاةٍ مُّسَمَّاةٍ  
بِالزُّبُرِ فِي سُرُجِ الشُّعْرِ وَفِي

جميع الأصول

وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ الْأَخْلَافِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْشَلٍ  
قَالَتْ يَأْتِيَنَّ الْحَبِيبُ تَوْبَهُمَا  
الْعَاقِبَتَيْنِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ وَهَرَمَ عَنَّا الْإِمَامُ  
الْعَاقِبُ فِي رَمَادِيَةِ لَبْعَةٍ  
أَتَتْ دُرَّيْمَ وَبَعَثَ بِهَا  
إِلَى رَسُولِ النَّصْلِ لِلَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ سُرَيْجُ بْنُ حَنْتَةَ  
قَالَ ابْنُ دَاوُدَ وَالسَّائِي

حضرت ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا انھوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ایک کیڑیوں کیسے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا پھر حضرت عائشہؓ نے کہا نش کو جانتی ہو میں نے کہا نہیں انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب ملا کر باغ خود رہ ہوئے۔

مسک

حضرت امام حبیبیہؑ کہتی ہیں کہ وہ جہاد اللہ  
بن جحش کے نکاح میں تھیں کہ ان کے شوہر  
کا حبشہ میں انتقال ہو گیا شاہ حبش نے ان  
کا نکاح چاہتا اس کے مہر بی بی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کر دیا اور ایک روایت  
میں چار ہزار دو سو کے الفاظ میں اور ان  
کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شہر حبل  
بن حسنہ کی نگرانی میں روانہ کر دیا۔ روایت کیا  
س کو آلوداؤ اور اتائی نے۔

ولیمہ

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ شَيْبَةَ  
قَالَ: أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ  
مَعْقِلٍ مِنْ شَيْبَةَ زَوْجِ ابْنِ

الجنائز  
تلقين ميت

[illegible]

مُصِيبِي، وَاعْلَمْ فِي خَيْرٍ لِّهَا  
إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا  
فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ  
الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْهُ فِي سَلَمَةِ  
أَوَّلَ بَيْتٍ حَاجَرَ لِمَا رَوَى اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَأَيْتُ  
قُلْتُهَا فَخَلَفَ اللَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّوْهُ مُبِينٌ  
کے مہاجر کی بھی پھر میں نے ہی کئے تھے جو اور مرد کو دے دیتے تو خداوند تعالیٰ نے  
ابو سلمہ کو عرض بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اسی حضور سے میرا نکاح ہو گیا (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي  
سَلَمَةَ وَقَدْ شَقِيَ بِصَرَّةٍ  
فَأَعْقَصَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ  
إِذَا أَفْضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَصَبَّحَ  
نَاسًا مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَبْكُوا  
عَلَى أَنْفُسِكُمْ رَأَيْتُمْ بِخَيْرٍ  
فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكُوتُكُمْ  
عَلَى مَا تَفْعَلُونَ ثُمَّ قَالَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي سَلَمَةَ وَ

اور اس کی طرف ہم کو واپس جانے لے  
اللہ میری مصیبت پر مجھ کو جواب دے اور  
جو میرے خالق ہوئی ہے اس سے بہتر وہ عطا  
فرما تو خداوند تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس  
کو عطا فرمادیتا ہے۔ اہم سلمہ کو بھی میں کعب  
ابو سلمہ کے ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو  
میں نے کہا ابو سلمہ سے بہتر کون سا مسلمان ہو گا  
وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے میں نے یہ خیال  
کے مہاجر کی بھی پھر میں نے ہی کئے تھے جو اور مرد کو دے دیتے تو خداوند تعالیٰ نے  
ابو سلمہ کو عرض بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اسی حضور سے میرا نکاح ہو گیا (مسلم)

أَمْرٌ قَدْ دَسَّ جَنَّةَ فِي الْمُهْدِيِّينَ  
وَأَخْلَفَهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْعَاقِبِينَ  
وَمَعَهُ لَنَا ذَلِكَ يَأْتِيكَ  
الْعَاقِبِينَ فَافْضَحْ لَكَ فِي  
قَبْرِكَ ذِكْرًا لَكَ فِيهِ -  
(رَدَّاهُ مُسْلِمًا)

آمین کہتے ہیں اے اللہ لو آپ نے فرمایا تھا  
اعوذ لک فی سلمۃ و دینک و دینک و دینک و دینک  
و الخلفہ فی عقیبہ فی العاقبہ و الخلفہ فی  
یأتی الیک و الخلفہ فی عقیبہ فی العاقبہ و الخلفہ فی  
یعنی اللہ اللہ تو ابوسلمہ کو بخشے اور ان کا کتبہ  
بلند فرما ان لوگوں میں ان کو شامل فرما جن کو  
راہ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پسپا ہونے کا  
کار سازی فرما اور اسے پھر وہاں پہنچا دے  
کہ ہم کو اور ان کو بخشے اور ان کی قبر میں رکھ دے  
(ابو سلمہ)

### میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

عَنْ أُمِّ عَوْنَةَ قَالَتْ دَخَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَهُ نَفْسٌ ابْنَتُهُ  
فَقَالَ رَغِبْنَا إِلَيْهَا وَنَحْنُ  
أَوْ كُنَّا مِنْ ذَلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
ذَلِكَ يَسَاءٌ وَ سَيِّدٌ وَ دَاخِلٌ  
فِي الْأَجْرِ وَ كَا حُودٌ أَوْ كُنَّا  
مِنْ ذَلِكَ يَسَاءٌ وَ سَيِّدٌ وَ دَاخِلٌ

حضرت ام عروۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیوی  
(زینب بنت جحش) کو غسل دے رہے تھے اور آپ  
نے فرمایا غسل دواس کو پانی اور میری کے تھوڑے  
سے سینہ پر بار پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر  
تم اس کی ضرورت سمجھاؤ اور آخر میں اس کو دھو یا  
کوئی چیز کا نواریں سے ڈالو اور جب تم غسل  
دیتے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو

فَاذْكُرْنِي فَلَمَّا كَرِهْنَا اَذْكَاكَ  
فَاَلْقَى الْاِنْسَاقُفُوَ فَفَاَل  
اَشْعُرُهَا اَيَا وَفِي رَحَابِ  
اَعْلَى هَا وَفَاَلْنَا وَفَاَلْنَا  
اَوْسَعًا اَذْكَاكَ اَعْلَى هَا  
وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَ  
قَالَتْ فَتَضَعْنَا شَعْرَهَا  
ثَلَاثَةَ اَشْرُوْذِيْنَ فَالْقَيْسُ اَهَا  
خَلْفَهَا (مُعْتَمِدٌ عَلَيْهِ)

پس جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو  
خبر کیا آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا  
اور فرمایا اس تہبند کو میت کے بدن سے لگاؤ  
یعنی اس کے جسم پر پلیٹ دو کہ بدن سے لگا  
رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں غسل  
دوسو مطلق تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور  
شروع کر غسل کو دائیں جانب اور وضو کرنا  
سے اُچل کر چپ میں کہ میت کے ہاتھ کی تین  
چوٹیاں گونہ میں ہوں لو کہ اگر جانب الینا چھو تو ہم

### میت پر رونا

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
لَمَّا مَاتَ الْاَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ  
عَوْدِيْكَ ذِيْ اَنْفُسٍ غُرِيْبَةٍ  
لَّا يَحِيْكِيْكَ بَكَاءُ يَتَحَدَّثُ  
عَنْهُ تَكُنْتُ قَدْ قَرِهْتُ لَكَ  
يَبْكُكَ عَلَيْهِ اِذَا اَقْبَلْتَ  
اَمْرَاةً تَرِيْدُ اَنْ تَسْعِدُوْا  
فَاَسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ  
ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں  
کہا ابو سلمہ غریب اور وطن سے باہر ہے میں اس  
پر رونا لگی اور ایسا روناؤں گا کہ گونگوں میں ہر  
روایاں کیا جائے گا یا پھر پانچ میں رہے گی تیار ہوں  
مصرف حق کی عورت گھر میں داخل ہوتی جو  
غائب میرے رنج و غم میں شریک ہونے کا ارادہ  
رکھتی تھی یا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
عورت کے سامنے آئے اور فرمایا کیا ارادہ ہے

اَسُوْءُ يَدِيْنَ اِنَّكَ تَدْخُلِيْنَ  
الشَّيْطَانَ يَدِيْنَا اَخْرَجَ اللّٰهُ  
مِنْهُ سَوْرَتَيْنِ كَقَفْزَتِ  
عَيْنُ الْبِكَارِ لَعْنَةُ اَبْلَقَ  
رَدَّاهُ مُسْلِمًا

بے نوکر داخل کرے اس غم میں شیطان کو اور اگر  
دوسرے خدا نے اس کو اس گھر سے باہر نکال دیا  
ہے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ آپ کے ان الفاظ نے مجھ  
میں گور وے سے روک دیا اور پھر میں مسلم

### العدت عدت کا بیان

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ قَيْسِ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو  
بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّ وَهُوَ  
غَائِبٌ فَارْسَلَتْ اِلَيْهِ اَرْبَعَةَ  
الشَّعْبَرِ فَنَحَطَتْهُ فَقَالَ  
وَاللّٰهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ  
فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ  
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ  
لَفَقَّةٌ فَارْهَأْ اَنْ تَعْقُدَ  
فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكَ ثُمَّ  
قَالَ يَتْلُكَ اَمْرًا اَوْ يَفْشَاكَ

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے میرا  
کیا ہے کہ ابو عمرو بن حفص ان کے شوہر سے  
ان کو تین طلاقیں دیں اور ابو عمرو ان کا شوہر  
ان کے پاس موجود نہ تھا یعنی کہیں باہر تھا  
وہاں سے طلاق کہہ کر آیا کہلا بھیج دی تھیں پھر  
ابو عمرو کے وکیل (کارندے) نے فاطمہ کے لئے  
جو بھیجے فاطمہ ناراض ہو گئی اس لئے کہ جو میں  
کے خیال میں کرتے، وکیل نے فاطمہ سے کہا خدا  
کی قسم ہم پر پتیر کوئی حق نہیں ہے (یعنی تیرا لافقہ  
ہم پر واجب نہیں ہے ہم جو کچھ دے رہے ہیں  
وہ احسان و صلہ کے طور پر ہے) اس کے  
بعد فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

أَخْبَانِي أَعْتَدِي عِنْدِي  
أَمْ مَكْتُومٌ فَإِنَّمَا سُبُلُ  
أَعْطَى لَقَعَيْنِ رِيَابَكَ  
وَيَا أَسْحَلَتْ كَأَنِّي بُنْتُ  
فَلَمَّا أَحَلَّتْ دَكْرَتُ  
لَهُ أَنْ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي  
سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَا  
فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَحْمِ  
فَلَا يَصُحُّ عَصَا عِزِّ  
عَاقِبِهِ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ  
فَصُغِّلُوا لَكَ لَامَالَهُ  
إِنْ كُنِيَ اسْمُهُ بَيْنَ زَيْنٍ  
فَكَبْرُهُ لَمْ تَرَ قَالَ  
إِنْ كُنِيَ اسْمُهُ فَتَاخُهُ  
فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبِطَتْ  
وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا كَانَ  
فَلَمَّا ابْتُجِّهُ فَجَرَّجَلْ  
فَمَتَّارِكِ لِلْبَسَاءِ رَوَّلَةً  
مُسْلِمَةً وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ  
نَرَجَعًا طَلَقَهَا لَأَنَّهُ

حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا  
نقد شوہر پر واجب نہیں پھر آپ نے فاطمہ  
کو حکم دیا کہ وہ اپنے شریک کے گھر میں عتد کے  
دن گزارے پھر آپ نے فرمایا تم شریک ایک  
ایسی عورت ہے جس کے گھر میں میرے اصحاب  
یعنی اہل شریک کے اعتراف و قریا کی آمدورفت  
رہتی ہے اس لئے تو ان اہل مکہ کے اہل عتد  
کے دن بسر کرو ایک انصاف آدمی ہے وہاں  
تھک کر لوں گی یعنی پردہ کی ضرورت نہیں  
پھر جب حلال ہو جائے یعنی تیری عتد کے دن  
پورے ہو جائیں تو مجھ کو خبر دے تاکہ میں  
نکاح کی فکر کروں، فاطمہ کا بیان ہے جب یہی  
عتد کے دن پورے ہو گئے تو میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان  
اور ابی جہم نے میرے پاس نکاح کا بیڑا بچھ دیا ہے  
فرمایا ابی جہم وہ تو ایسا آدمی ہے جس کے کانچے  
سے لالچی بھی جلا نہیں ہوتی وہ نہایت  
تلخ مزاج ہے ہر گھڑی لالچی کا منہ سے پرکھتا ہے  
اور معاویہ ایک مفلس آدمی ہے جس کے پاس  
کچھ نہیں ہے تو اسامہ بن زید سے نکاح کرے

قَاتَتْ اَللَّيْلَ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَا نَفْعَةَ لَكَ اَلْآنَ تَكُونِي  
حَامِلًا مُتَعَلِّقًا عَلَيْهِ -  
اور خداوند تعالیٰ نے اس نکاح میں برکت عطا فرمائی اور پھر پر شک کیا  
جائے لگا اور ایک روایت میں فاطمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ نے  
قہر لایا ابی جہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے مسلم  
اور ایک روایت ہے کہ فاطمہ کے شوہر نے تین عطا قیں دیں، فاطمہ  
نجم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا تیرے لئے  
نقد نہیں ہے البتہ اگر تو حاملہ ہوئی تو تیرا نقد شوہر پر واجب ہوتا -  
(بخاری و مسلم)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَاتَتْ جَارَتَ  
إِمْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أَيْتَنِي قَوْفِي عَنْهَا فَجَعَلَا  
وَقَدَّرْتُ لَكِ عَيْنِيَا أَفَقُلَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ خَلَا لَنَا  
كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَنَا خَلَا لَنَا  
إِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أَخِي

حضرت اُمّ سلمہ رضی عنہا ہیں کہ ایک عورت  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے اور اس کی بھینس  
دیکھتی ہیں کیا میں اس کے شوہر کا دلوں -  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
اس عورت کے دو مرتبہ یا میں مرتبہ روایت  
کیا اور آپ نے نہ فرمایا کہ نہیں پھر آپ  
نے فرمایا کہ قدرت چار مہینے اور دل دلا کہ ہے

وَقَدْ كُنَّا أَتَىٰ أَهْلًا بِكُنْ  
 فِي الْمَجَالِيَةِ تَرَىٰ بِالْمَعْرِفَةِ  
 نَارِ الْخَوْلِ مَقْصُوعًا عَلَيْهِ  
 وَعَنْ أَرْبَعِيَّةٍ دَرْبِ  
 رَيْثِ تَحْشِشِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِئُ  
 بِمَرْءٍ أَكْثَرُ مِنْ بِلَلِ اللَّهِ فَلْيُؤْمَرْ  
 أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَقَامِ قَوْي  
 فَلْيَلْبِ الْإِخْلَافِ رُجُوعِ أَرْبَعَةٍ  
 اسْمُهُ عَسْمَاءُ مَقْصُوعًا عَلَيْهِ  
 وَعَنْ أَوْعِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
 تُجْعَلُ امْرَأَةٌ كَهَيْئَةِ مَيْتَةٍ  
 قَوْي قَلْبِ الْإِخْلَافِ رُجُوعِ  
 أَرْبَعَةٍ أَشْهُبٍ وَتَعْمُرُ  
 وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا غَمِيرًا  
 إِلَّا قَدْ بَعْثَ عَصَبٌ وَلَا تَحْجُلُ  
 دَلَا خَمْسَ طَبَا إِنْ أَدَا  
 طَبَا رَيْثِ بَيْدَةٍ وَتَوْعِيَّةٍ  
 أَوْ أَخْلَافِ مَقْصُوعًا عَلَيْهِ وَ

۱۰۶ اور اہم جاہلیت میں تو میری وہ ہونے کے  
 بعد سال بھر مدہ میں رہی مگر روئینیا  
 پھینک کر تین (دخاری وسلم)  
 حضرت ام حبیبہ اور نبی بخشش بہی  
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی  
 مسلمان عورت کو جو زندہ اور آخرت کے  
 دن پر ایمان رکھتی ہے کسی میت پر تین  
 سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے مگر شوہر  
 کا سوگ چار مہینے دس دن تک کیا جائے۔  
 (دخاری وسلم)  
 حضرت ام عطیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 نے فرمایا ہے کہ عورت کسی میت پر تین دن  
 سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر کے مرنے  
 پر چار مہینے دس دن تک سوگ کیا جائے ان  
 امام سے تو تین پر کم کر لیتے تھے وچادریک سوت  
 رنگ کرنا بھی مباح تھا لیکن اس وقت سے اور دن  
 دنوں میں سرسراؤ تو شہید لگے مگر کچھ عیس  
 پاک ہوا سوقت اور اظفار کی ہموالی تو غرض ہوا  
 کیا جاسکتی ہے (دخاری وسلم) اور ابو داؤد کا کہ  
 روایت میں بیضا ظاہر کر ان امام میں ہندی سے

كَادَ أَنْ يَدَاوِدَ وَلَا يَخْتَضِبُ  
 وَتَعْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ  
 أَنَّ لَعْنَةَ بِنْتُ مَالِكٍ جَبُو  
 سَلَامٍ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَعِيدٍ  
 الْمُخَذَّمِيَّةُ أُمُّ حَبِيبَةَ أَهْلِيكَ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَسَا كَذَّ أَنْ تَجْعَلَ لِي  
 أَهْلِيكَ فِي بَيْتِي حَذَرًا فَإِنَّ  
 زَوْجَهَا خَرَجَ فِي حُلْبِ أَهْلِيكَ  
 كَذَّ الْبُؤْسُ أَفْقَا قَالَتْ سَأَلَتْ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ يُجْعَلَ لِي أَهْلِيكَ فَإِنَّ زَوْجِي  
 لَمْ يَكُنْ فِي مَازِلٍ يَمْلِكُهُ وَكَ  
 لَفَقَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ الْقَوْتُ  
 حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْجَبَةِ  
 أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَا فِي فَقَالَ  
 أَمْسِكِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ  
 الْحَبِيبُ أَهْلَكَ فَإِنَّ  
 كَاعَدَّتْ دُفَّيْرَ أَهْلِكَ

۱۰۷ ہاں تو بھی نہ گئے۔  
 زینب بنت کعب کہتی ہیں کہ زینب بنت  
 مالک بن سنان نے جو ابوسعید خدری کی بہن  
 ہیں مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں بات بوجھنے کے لئے  
 حاضر ہوئیں کہ انکا شوہر اپنے بھائے کے ہونٹوں  
 کی تلاش میں گیا تھا کہ رسول نے انکو مار ڈالا  
 اب انکو اپنے شوہر کے گھر میں عدت کے دن  
 گزارنے چاہئیں لیکن وہ چاہتی ہے کہ اپنے  
 قبیلہ یعنی عذرہ میں جا کر عدت کے دن بسر  
 کریں زینب بنت مالک کا بیان ہے کہ انھوں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
 ہو کر دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر والوں میں جا کر  
 عدت کے دن بسر کسکتی ہیں اسلئے تو انکے شوہر  
 نے اپنا کوئی ذاتی گھر نہیں چھوڑا ہے اور شان  
 کے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہاں رقم اپنے گھر والوں میں جا سکتی ہیں بشر  
 کہتی ہے کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی گئی جب  
 میں عمن میں ابوسعید خدری میں پہنچی تو آپ نے  
 مجھ کو مار ڈالا فرمایا تھا اپنے اسی گھر میں جا کر شو



وَعَمْرُو بْنُ دَاوُدَ مَالِكٌ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ  
دَاوُدَ وَكَدَّ النَّسَائِيَّ دَاوُدَ  
مُسَاجِدَ وَالِدِ ابْنِ جَعْفَرٍ

جس میں تمہارے شوہر نے تم کو بھیجا ہے اس  
وقت کہ تمہاری عدت کے دن پورے ہوں  
فریقہ جیتی ہیں کہ میں چار ہیندوس دن تک کسی  
مکان میں رہی۔ دیکھ تمہاری بوداؤد نسائی

ابن ماجہ۔ دارمی

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ  
عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ كُوفِيَ أَبُو سَلَمَةَ  
وَقَدْ جَعَلَ عَلِيٌّ صَبْرًا فَقَالَ  
مَا هَذَا يَا أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ رَأَيْتُنَا  
هُوَ صَبْرًا لَيْسَ فِيهِ وَجِبَاقَانِ  
رَأَيْتُنَا نَبْتَ الْوَجْهِ ذَكَرْتُ جَعْلِي  
إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَأْخِذُهُ بِاللَّهْمِ  
وَلَا تَقْتَضِي بِاللَّيْلِ وَلَا بِاللَّهْمِ  
فِي أَهْلِهِ خُصَائِبٌ كُنْتُ يَا عُمِّي  
أَمْتًا كُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَالًا  
بِالنَّسَبِ نَحْنُ نَحْنُ فِيهِ  
نَأْسُكَ مَقَامًا أَبُو دَاوُدَ  
النَّسَائِيُّ

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَوَقَّفْنَا عَنْهَا انْتَقَبَا  
لَا تَلْبَسُ لِحْظَةً مِنْ لِبَاسِ  
ذَلِكَ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَلَا الْفَتَى وَلَا  
تَحْتَضِبُ وَلَا تَتَخَيَّلُ مَرَدًا  
أَبُو دَاوُدَ النَّسَائِيُّ

(ابوداؤد و نسائی)

## اللباس لباس

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَحْتَمِرُ فَقَالَ  
لَيْتَ لَا يَتَتَبِعَنَّ رَوَاةُ أَبُو دَاوُدَ  
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
يُرْسِلُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ نَخْرُجُ الْإِذَا زَارَ  
كَامَرًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تُرْجَى شَيْءًا نَقْتُلُكَ أَوْ نَقْتُلُكَ  
عَنْهَا قَالَ كَيْفَ نَقْتُلُكَ تَزِيدُ  
عَلَيْهِ رَوَاةُ مَالِكٍ وَابْنُ عَرَفَةَ

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ  
ان کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ دوپٹ  
اور چھ ہوئے تھیں آپ نے فرمایا سر پر ایک  
ہی بیچ دوپٹہ کا کافی ہے دو کپڑے نہیں (ابوداؤد)  
حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انکار کا ذکر فرمایا تو میں نے عرض  
کیا عورت کے لئے کیا ہے (یعنی انارک بام)  
فرمایا (میں بیٹری سے ایک) البتہ کہ طے  
میں نے عرض کیا اگر اس سے ستر کھنکے کا احتمال  
ہو تو ہر ایک (بابت) اس سے زیادہ  
نہیں دیکھ (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ترمذی)

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَسَّجِدٍ  
وَقِيْرُوْنَ بِالْمَرْوَةِ ذِيْدُ  
النَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ  
اِذَا تَنَكَّضَتْ اَقْدَامُكَ  
قَالَ قِيْرُوْنِي فِيْ مَرْحَلَا  
يَزِيْدُ عَلَيَّهِ۔  
اور نسائی نے جو روایت ابن عمر سے نقل کی ہے  
اسیں یہ الفاظ میں کریم سلم نے عرض کیا اس  
صورت میں یعنی اچھی پنڈلیوں سے لکنا اشت  
بڑھائیے (یہ) تو عورتوں کے قدم کھلے  
رہیں گے آپ نے فرمایا تو ایک اشت اور  
بڑھائیے اس سے زیادہ نہیں۔

## سونے کا زیور

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ سُرَيْدٍ  
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اِمَّا امْرَاَةٌ فَتَلَدَتْ  
وَلَدًا كَاَنَّ ذَهَبًا جَلَدَتْ  
فِيْ عُنُقِهَا اِسْطَبَا مِنْ لَدُنِ ابْنِ  
النَّبِيِّ وَامَّا امْرَاَةٌ فَجَعَلَتْ  
فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ  
جَعَلَ عَلَيْهِ فِيْ اُذُنِهَا شَيْءٌ  
يَوْمَ النِّبَاةِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ  
وَعَنْ اُمِّ حَبْثَةَ بِنْتِ اَنَسٍ  
رَّوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَمْعُورَةُ النَّسَاءِ  
حضرت اسماء بنت سُرَيْد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے۔ جو شخص سونے کا ہار پہنے قیامت  
کے دن اس کی گردن میں اس کی مانند  
آگ کا ہار پہنا یا جیسے آگ اور جو عورت  
اپنے کان میں سونے کی بالیاں پہنے  
قیامت کے دن اس کے کان میں اسی  
کے مانند آگ کی بالیاں پائی جائیں گی۔  
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت حذیفہؓ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو عورت  
کیا عبا سے لے جائی کافی نہیں ہے کہ تم

اَمَّا لَعْنَةُ فِي الْفَيْصَةِ مَا  
تَحْلِيْنَ بِهٖ اَمَّا لَعْنَةُ كَيْسٍ  
يُنْكِرُ امْرَاةً تَحْلِيْ ذَهَبًا  
فَطَرَهُمْ اِلَّا هَذِيْبَتٍ بِهٖ  
مَرْحَلَا كَابُودَا وَابْنُ سُرَيْدٍ  
اس کے زیور بناؤ! خبردار تم میں سے جو عورت  
سونے کا زیور بنائے گی اور پھر اس کو  
بے موقع دکھائے گی اس کو اس زیور کی سبب  
قسطہ ہوگا! اگلا ہڈیبت بہ  
مرحلا کا بوداؤد و ابن سُرَیْد

## الطب والرقی

### طِبُّ

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عِمْرَانَ  
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلَهَا سَائِلَةً يَحْمِلُ قَالَتْ  
بِالشَّبْرِ هُوَ قَالَ حَاوِلِيْ قَوْلِيْ  
لَهُمْ اَسْمَعْتِ بِاللَّسَانِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَوْلًا شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشَّفَاوُ  
النَّبِيُّ كَانَ فِي النَّسَائِيَّاتِ  
الْمَرْوَةِ ذِيْدُ النَّسَائِيَّاتِ  
وَكَانَ ابْنُ عَسَاكَرٍ  
حَدَّثَنَا عَنْ حَبْثَةَ  
حضرت اسماء بنت عِمْرَانَ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سے (یعنی اسماء سے) دریافت فرمایا تم کس  
چیز سے مسہل (جلاب) یعنی ہوا بخولنے  
(یعنی اسماء نے) کہا شرم سے۔ آپ نے فرمایا  
یہ گرم ہے گرم ہے۔ اسماء کہتی ہیں پھر میں  
نے سنا ہے مسہل یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی  
(یعنی موت کا علاج کسی دوا میں ہوتا ہو) شفا  
تھی نہ تھی۔ (ابن ماجہ)  
ترجمہ میں نہ کہا یہ حدیث غریب ہے



## متر

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً  
فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ نَعْيَى صَفْرًا  
فَقَالَ اسْتَوْثِقُوا لَهَا فَإِنَّ فِيهَا  
النُّفُورَ وَنُفُورًا عَلَيْهِ.

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں  
ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا۔  
اپنے فرمایا اس پر متر بڑھاؤ اس کو نفور  
لگی ہے۔ متفق علیہ۔

وَعَنْ أَمَامٍ بِنْتِ جُمَيْرٍ قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدًا كُفِعَ  
لِسِرِّهِ الْهَمُّ الْعَيْنُ أَفَاسْتَوِي  
لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوَلَّى عَنِّي  
سَائِرَ النَّاسِ لَسِبْتُ قَتْلَهُ الْعَيْنُ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ  
وَأَبْنُ مَاجَةَ.

حضرت شفاء بنت عبد اللہ کہتی ہیں  
کہ میں حضرت جعفر کے پاس بیٹھی تھی کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور  
فرمایا ایک تو جعفر کو اسی طرح نملہ کا متر نہیں  
سکا تا جس طرح تو نے اس کو کفن اسکیا

الکتابہ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

(ابوداؤد)

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ  
دَسَلَمَ مَنْ أَتَى عَزَافًا  
فَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقُلْهُ  
صَلَوَةٌ أَوْ بَعِيْنٌ لَيْلَةً  
مَرَّاهُ مُسْلِمًا.

حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص  
کاہن اور نبوی کے پاس جلسے اور اس  
سے کچھ در یافت کرے اس کی چالیس دن  
رات کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں۔  
روایت کیا مسلم نے۔

## الحقوق

### عورتوں کے حقوق

وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ  
الَّذِي يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيَّ النَّاسِ  
وَيَقُولُ خَيْرٌ وَبِئْسَ بَشَرًا  
خَبَرًا.

حضرت ام کلثوم کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جو نماز میں ہے جو لوگوں کے  
درمیان صلا کرتا جو نیک باتیں کہتا ہو اور  
بھلی باتیں پہنچاتا ہو یعنی وہ آدمی جو آدمیوں یا عورتوں  
کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح  
کرنا مقصود ہو اگرچہ ان میں کوئی بات بھولی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام کلثوم کہتی ہیں کہ ایک عورت نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میری ایک سونہ

قَالَ عَلَىٰ جَنَاحِ أَنْ  
تَكْبُرَتْ مِنْ دُونِي عَذَابُ  
الَّذِي يُعَذِّبُنِي فَقَالَ  
الْمُتَّقِينَ مِمَّا كُرِّهَ لِقَظِ  
كَوْنِي قُوِّي مُرْ دِي  
مُتَّقِي عَذَابِي

(بخاری و مسلم)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ آتَا أَمْرًا فَمَاتَتْ وَ  
مَرَّ وَجْهًا عَلَيْهَا وَأَذِنَ وَخَلَّتِ  
الْجَنَّةَ وَوَلَا التَّعْبِيزُ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بَنَتْ رَقِيقَةً هِيَ كَيْسُ  
فَكَانَتْ بَالِغَتِ النَّبِيِّ  
فَبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نِسْوَةٍ خَالَ لَنَا فِيمَا  
اسْتَقْلَمَ دَأْطَانُ  
قُلْتُ اللَّهُ دَرَسُؤْلُهُ  
أَمْرٌ حَرَمٌ بَاتُوا بِأَنْفُسِنَا

اگر میں اس کے ساتھ ایسی چیزوں کا ذکر کر دوں جو  
میرے شوہر نے مذہبی ہوں تو کیا میرا فعل  
گناہ ہے آپ نے فرمایا نہ وہی ہوئی پیر کا جملہ  
کرنا ایسا ہے جیسا کہ دیکھ دیتے والا اس پر بنا  
یعنی ایسا لباس جو حقیقت میں ایک ہی چیز ہو  
لیکن دو نظر میں جتنا گناہ کا ہے اتنا ہی مکاح۔

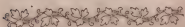
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بِأَيْخُنَا يُعَذِّبُنِي صَلَاحُنَا  
قَالَ رُبَّنَا أَقْوَى لِيْنَا فَاذْكُرْ  
أَمْرًا أَقْوَى لِيْنَا فَاذْكُرْ  
وَأَحَدُ قَوْمٍ

کے لئے یعنی میرا گناہ کم کرنا اور تم کیلئے کافی ہے۔

### بکرہ دہ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَيِّمَةٌ أَدَا أَقْبَلَ  
بَنَ أَوْ قَلْبُ وَوَدَّ خَلَّ عَلَيْهِمَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَبُّمَا إِلَيَّ فَمَاتَتْ وَ  
اللَّهُ لَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُشِيرُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَكْبَرُ وَأَنْ أَلَا أَلَا  
بُحَيْرَانِ وَكَانَ أَحْمَدُ وَ  
فَالِشَّرِيفِ عِي وَرَأُوذُ

جس نے ہم سے پہلے فرمایا اس سے پردہ کر  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم وہ تو ان سے ہیں ہم کو نہیں دیکھ  
کئے آپ نے کہا تم بھی انہی میں سے ہو ان کو  
نہیں دیکھ سکتے یہ روایت کیا اس کو  
احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے۔



## سیرۃ الصّحابیاتؓ

جن سے اس مُسنَد میں حدیثیں بیان کی گئی ہیں

### ۱۔ حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ

آپ کو ذات النطاقین بھی کہتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شبِ بھرت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناشتر اور پانی کے مشکیزے کو اپنے کمر پر یعنی نطاق کے ساتھ باندھ دیا تھا، بعض لوگوں کو یہاں ہے کہ صرف آدمے سے آپ نے یہ مسلمان بانٹھا اور آدھا اپنے لئے رکھ لیا۔

حضرت کُسماء بنت زیدؓ کی والدہ ہیں، ہجرت ہونے سے تقریباً ستائیس سال پہلے پیدا ہوئی، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئیں، مدائن میں حضرت عائشہؓ سے عربی دس سال بڑی تھیں۔ ششّمہ میں اس وقت وفات پائی جب کہ آپ کے بیٹے عبداللہ بن زیدؓ کی بیوی تھیں، دینے ہوئے چند ہی دن ہو چکے تھے اور ان کی لاش کو تختہ دار سے شیعہ آثار لیا گیا۔ موصوف نے مؤخر میں کی عمر لکھی بہت سے لوگوں نے اپنے اُمّار کے روایت کیا۔

### ۲۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ

شوہر کا نام جعفر بن ابی طالب تھا، انھیں کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے حبش گئی تھیں، یہاں کے قیام میں محمد اور عبداللہؓ پیدا ہوئے، حبش سے مدینہ واپس آئیں اور پھر اپنے شوہر جعفرؓ کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ

سے نکاح کر لیا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت ساجدؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا، حضرت ابو بکرؓ سے محمد اور حضرت علیؓ سے کچھ پیدا ہوئے، جلیل القدر اور نامور صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، عیسٰی کوغ کی پیش اور یم کی زبر سے پڑھنا چاہتے۔

### ۳۔ حضرت اُمّیہ بنت عبدالمطلبؓ

مدینہ کی ساکنہ اور صحابیات کے شرف سے مشرک ہیں، اہل بصرہ میں شمار تھیں، میں آپ سے روایت کرنے والے آپ کے بھائی تھے، حبیب بن عبدالمطلبؓ ہیں، اُمّیہ اور حُثیب دونوں تصغیر کے تفسیر ہیں۔

### ۴۔ حضرت اُمّیہ بنت رقیقہؓ

والدہ کا نام رقیقہ اور والد کا نام عبد اللہؓ ہے، آپ کی والدہ خولیدہ کی بیٹی اور حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی حقیقی بہن ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتی ہیں، رقیقہ کی راء کو پیش اور دونوں قاف کو زبر کے ساتھ پڑھنا چاہتے۔

### ۵۔ حضرت امام بنت ابی العاصؓ

دادا کا نام ربیع ہے، والدہ کا نام زینب ہے، جو کہ رسول اکرمؐ کی صاحبزادی تھیں، اپنی طلاق خبابؓ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں، کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے یہ وصیت کی تھی، زینبؓ بن العوامؓ کے نکاح پر طعنا لیا جس کے لئے امام کے والد نے وصیت کی تھی۔

باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں آپ کا ذکر پایا جاتا ہے۔

## ب

### ۶۔ حضرت بریرہؓ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی آزاد کردہ کنیز ہیں، حضرت عائشہؓ

ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، بربر کو "تب" مفتوح اور بنین راء مکسور کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

### ۷۔ حضرت اسد بن

صفوان بن یوسف کی بیٹی اور قر بن نوفل کی بیٹی ہیں، نسلا قریشہ اسدیہ ہیں۔

### ۸۔ حضرت حبیبہ فزارہ

رسول اکرم کی صحابی ہیں، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، اور وہ رسول اکرم سے ربیع کے ذکر میں ان کی حدیث آئی ہے، مجاہد کی "تب" مضموم باؤ کی زبر اور تھی "ساکن" ہے۔

### ۹۔ حضرت ام حنیئہ

نام آپ کا حماد بنت یزید بن سکین تھا، یہ ہے، اور اسما بنت یزید کی بہن ہیں، یا پتی کنیت سے بہت مشہور ہیں۔ آپ ان خواتین اسلام میں سے ہیں جنہوں نے رسول اکرم سے بیعت کی تھی۔ عبدالرحمن بن عقیل آپ سے روایت کرتے ہیں۔ مجاہد: مجاہد کا مصغیر ہے۔

### ج

### ۱۰۔ حضرت جہادہ

آپ وہب اسدیہ کی بیٹی ہیں۔ مکہ میں داخل اسلام ہوئی تھیں۔ بیعت رسول سے مشرف ہوئیں اور اپنی قوم سے ہجرت کے مدینہ آگئیں، ام المومنین حضرت عائشہ آپ سے روایت کرتی ہیں۔ جہادہ "جیم" کے پیش سے پڑھنا چاہئے۔ یعنی نے ذال کہا ہے۔ مگر اصل میں جہادہ ہے۔

### ح

### ۱۱۔ حضرت حفصہ بنت عمر

آپ ام المومنین ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب کی بیٹی ہیں، ان کا نام زینب ہے، جو کہ مشغول کی بیٹی ہیں۔ پتھلا کا کناح خنیس بن حذافہ سے ہوا تھا، مگر خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھیں، خنیس غزوہ بدر کے بعد جب انتقال کر گئے تو حضرت عمر نے آپ کا کناح حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان سے کرنا چاہا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر ستر میں یہ حضور اکرم کے کناح میں آگئیں، حضور نے آپ کو ایک خلاق دے دی تھی مگر وہی آئی کہ ایسا مت کرو کیونکہ وہ جنت میں تمہاری بی بی ہوں گی، اور بہت روزہ دار اور شامزی ہیں، آپ نے اس کے بعد رجوع کر لیا، صحابہ اور تابعین کی ایک پوری جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، آپ نے ۹ برس کی عمر میں ۳۳ھ میں وفات پائی۔

### ۱۲۔ حضرت حلیمہ بنت ابی ذر

رسول اکرم کی دانی ہیں، ثویبہ کوڑی ابوہب کے بعد آپ نے حضور کو دودھ پلایا ہے، حلیمہ کے فرزند جاس زمانہ میں حلیمہ کی گود میں تھے ان کا نام ابیہ بن حارث تھا اور حلیمہ کی چوتھی رسول پاک کو گود میں کھلائی تھیں ان کا نام شیمہ ہے، حضرت حلیمہ نے ۳ سال اور دو ماہ کے بعد رسول اکرم کو ان کی والدہ کو واپس کر دیا تھا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا، جہادہ بن جعفر آپ سے روایت کرتے ہیں۔ باب البر والصلیہ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

### ۱۳۔ حضرت ام حبیہ

آپ ام المومنین ہیں، نام رملہ ہے۔ ابو سفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں، آپ کی والدہ کا نام صفیہ ہے جو ابو العاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کی بھر بھی ہیں، رسول اکرمؐ نے کب اور کس وقت نکاح کیا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کو کہنا ہے کہ حبشہ میں ہوا تھا، اور نجاشی نے باندھا تھا، اور مہر چاہا سو دینا تجھے۔ بعض کو کہنا ہے کہ عمار بن زرارہ مہر اپنے پاس سے ادا کئے تھے اور رسول اکرمؐ نے جنرل بن حبشہ کو ان کے لینے کو بھیجا تھا، یہ لیکر آئے اور مدینہ میں ہی آپؐ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ میں بھی شادی ہوئی تھی، اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ آپؐ نے ۴۲ عرصہ میں وفات پائی، ایک بڑی جماعت آپؐ سے روایت کرتی ہے۔

### ۱۲۔ حضرت ام المومنین

آپ اسحاق کی بیٹی ہیں، قبیلہ محسن سے تعلق رکھتی ہیں، آپ کے صاحبزوتے یحییٰ بن حبشہ نے آپ سے روایت کی، حمزہ اوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

### ۱۵۔ حضرت ام سلمہؓ

آپ بلقان بن خالد کی بیٹی ہیں، قبیلہ بنی نجار سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کا نام مسلم کی بہن ہیں، مسلمان ہوئیں اور دست، رسول پر بیعت کی، رسول اکرمؐ آپ کے گھر دوپیر کو قیلو فرمایا کرتے تھے، شوہر کا نام حضرت عبادہ بن صامٹہ ہے، روم میں اپنے شوہر کے ساتھ جہاں کرتے، درجہ شہادت حاصل کیا، مقام قبر میں دفن ہوئیں، آپ سے آپ کے بھائی انس بن مالکؓ اور شوہر سے روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ سوائے کثیف کے پورا نام ان کا نہیں مل سکا، خلافت عثمانی میں آپ نے استقال فرما۔ بلقان کو عیم کے زیر اور ج کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

### ۱۶۔ حضرت حمزہ بنت جحشؓ

آپ ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن، قبیلہ اسد سے تعلق رکھتی ہیں، شوہر کا نام صعب بن عمرؓ ہے، مگر جنگ میں ان کے شوہر ہونے کے بعد آپ طلحہ بن عبد منافؓ سے نکاح کر لیا تھا۔

### خ

### ۱۔ حضرت ام خالد بن سعیدؓ

ام خالد امویہ ہیں۔ اور سعید کے والد کا نام عامر ہے۔ یہ خاتون اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں تھیں، مدینہ میں آئیں تو عمر بیت کم تھی، بعد میں زبیر بن العوام کے نکاح میں آئیں، کئی حضرت آپ سے روایت کرتے ہیں۔

### ۱۸۔ حضرت غسانہ بنت خالدؓ

دادا کا نام خالد ہے، آپ غسانہ بن اسد ہیں، اہل مدینہ میں آپ کی حدیث مشہور و معروف ہے، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ اور دوسرے صحابہ کرام آپ سے روایت کرتے ہیں، غسانہ کو رخ کی فتح اور خالدؓ رخ کو پڑھنا چاہئے۔

### ۱۹۔ حضرت خولہ بنت اخیوتؓ

آپ عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں، نہایت نیک اور فاضلہ خاتون تھیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

### ۲۰۔ حضرت خولہ بنت ثامرؓ

آپ قبیلہ انصار سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں علم ہے، آپ سے لعان بن ابی العیاض ذہبی روایت کرتے ہیں۔ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں، اور ثامر قیس کا لقب ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ بہت نامور اور خولہ بنت قیس الگ الگ ہیں۔



## ۲۱۔ حضرت خولہ بنت اخیوت

آپ قبیلہ جہنیہ کی ہیں، اہل مدینہ میں آپ کی حدیث مقبول ہے، آپ سے لغوان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ بخ کے پیش کے ساتھ ہے۔

۵

## ۲۲۔ حضرت أمّ درداء

آپ کا نام خیرہ ہے، والد کا نام حدر ہے، قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ حضرت ابو درداء کی بیوی ہیں، غزوہ بدر میں غازیہ عاتکہ، عاتکہ اور شعیب بنت ابرہہ اور صاحب الراسے ہوئی ہیں، اپنے شوہر سے دو سال قبل ملک شام میں عہد عثمانی میں آپ نے وفات پائی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

## ۲۳۔ حضرت رقیہ بنت معوذ

آپ صحابیہ انصاریہ اور بلند درجہ خاتون ہیں، اہل مدینہ اور اہل بصرہ میں آپ کی حدیث مروج ہے، ربیع میں راکہ پیش اور بکا زبرداری کی تشہیر ہے۔

## ۲۴۔ حضرت زینب بنت جحش

یہ رسول اکرم کی زوجہ محترمہ ہیں، والد کا نام امیہ اور ناما کا نام محمد المطلب ہے، رسول اکرم کی چھ بیویوں کی لڑکی ہیں۔ پہلے خاندانِ نبوی میں وارد ہیں، جب انھوں نے طلاق دیدی تو پھر رسول اکرم نے ان سے نکاح کر لیا، نکاح رضاعی میں ہوا، تمام بیویوں میں آپ نے رسول اکرم کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کیا۔ ان کا پہلا نام بڑہ تھا مگر حضور نے زینب رکھا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ تم عورتوں میں دین میں سب سے بہتر تھیں، خدا سے ڈرنے والی، سچ بولنے

والی تھیں، صدقات دینے میں اور ہر کام میں جس سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے یا پھر جان تک لڑائی تھیں۔ ۵۳ برس کی عمر میں بنت عباس سے انتقال فرمایا، حضرت عائشہ اور امّ کلثوم وغیرہ آپ سے روایت کرتی ہیں۔

## ۲۵۔ حضرت زینب بنت کعب

آپ کے دادا کا نام حجرہ ہے، سالم بن عوف، کے خاندان اور قبیلہ انصاریہ متعلق تھیں۔

س

## ۲۶۔ أمّ المؤمنین أمّ سلمہ بنت أمّیہ

آپ کے پہلے شوہر کا نام ابو سلمہ ہے، جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضور کے نکاح میں آئیں، یہ شوال کی آخری تاریخیں اور ستر یا سترہ تھا، ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائیں، مزار بقیع میں ہے، ابن عباس، حضرت عائشہ اور بی بی زینب اور بیٹے عمرو بن العاص اور حبیب سے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔

## ۲۷۔ أمّ سلمہ بنت المحان

نام میں اختلاف ہے، سہل، رملہ، ملیکہ غصیہ اور رملہ، میان کہنے میں۔ آپ حضرت انس کی والدہ ہیں، شوہر کے مرنے کے بعد سلطان بن مرثدہ اور حضرت ابوطالب کے نکاح میں آئیں، آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ المحان کو ہم کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

## ۲۸۔ حضرت سلمیٰ زوجہ ابو رافع

آپ عذابیہ ہونے کا شرف رکھتی ہیں، پہلے کا نام رافع ہے، آپ ابو سلمہ بن رسول اللہ کی دایہ بھی ہیں، حضرت عائشہ کو اسماء بنت عمار سے کہہ کر آپ

نفس دیا تھا، آپ کے ایک بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔

س

### ۲۹۔ حضرت شفاء بنت عبد اللہ قرظی

احمد بن حارث کا بیان ہے کہ آپ کا نام سنی ہے اور شفاء لقب ہے جس نے نام سے زیادہ شہرت حاصل کر لی، ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا، نہایت عاقلہ فاضلہ اور شفاء مزاج پایا تھا، رسول اکرم آپ کے گھر آرام کرنے جلتے تھے آپ نے ان کے آرام کے خیال سے رستہ وغیرہ کا انتظام کیا تھا، شفاء شہین کے زیر سے ہے۔

### ۳۰۔ حضرت اُمّ شریک مغزنیہ

آپ کے والد کا نام ذوالن ہے، آپ زینبہ علیہ السلام، ذوالن کو دال کے پیشے پر مشغول تھے۔

### ۳۱۔ حضرت اُمّ شریک النصاریہ

آپ کا ذکر کتاب الحدیث میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں ملتا ہے کیونکہ حضور اکرمؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا تھا اُمّ شریک کے گھر میں قدرت کے آیات پورے کرو، ایک روایت سے یہ چلتا ہے کہ وہ دوسری اُمّ شریک ہیں، مگر یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ وہ دوسری قرظی ہیں، اور یہ انصار ہیں نیز فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُمّ شریک انصار ہیں، لہذا ظاہر ہے۔

ص

### ۳۲۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ حمیریہ

آپ سے مسنون بن مہران روایت کرتے ہیں، رسول اکرمؐ کے دیکھنے کے متعلق مختلف ہے، اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں۔

ع

### ۳۳۔ حضرت اُمّ غمارہ فسیہ

کعب انصاری کی بیٹی ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھیں، انھیں اپنے خاوند زید بن حاتم کے ہمراہ موجود تھیں، اس کے بعد بیعت رضوان اور یمامہ میں بھی شریک ہوئی تھیں، اور اس قدر جنگ کی تھی کہ جسم پر ۱۲ زخم آئے تھے۔ اور ایک ہاتھ بیکار ہو گیا تھا، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ غمارہ کو عین کے پیش اور عیم کے جسم کے ساتھ اور لبیدہ کو نون کے زہر اور سین کے زہر ساتھ پڑھنا چاہیے۔

### ۳۴۔ حضرت اُمّ العلاء انصاریہ

آپ صحابیہ ہیں، اہل مدینہ کے پاس آپ کی حدیث ملتی ہے، آپ سے غایب بن زید بن ثابت روایت کرتے ہیں، اُمّ العلاء ان کی والدہ ہیں، آپ کی عیادت کے لئے حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے۔

### ۳۵۔ حضرت اُمّ عطیہ

آپ کعب کی بیٹی ہیں، بعض نے عمارت کی بیٹی کہا ہے، رسول اکرمؐ سے بیعت کی تھی، نامور صحابیات نے آپ سے حدیث روایت کی ہے، یہ حضور کے ہمراہ اکثر غزوات میں حاضر ہوئی تھیں، اور فضول کا علاج اور زہریوں کی مرہم بھی فرماتی تھیں، آپ کا نام نسب بھی بیان کیا گیا ہے، جو کہ نون کے پیش اور سین کے زہر سے ہے۔

ف

### ۳۶۔ حضرت فاطمہ الکبریٰ فہمی شاعریہ

آپ رسول مقبولؐ کی اہل گھر ہیں، والدہ کا نام فاطمہ بنت شیبہ ہے۔ رسول اکرمؐ کی سب سے محبوبہ بیٹی تھیں، دنیا و آخرت میں تمام عورتوں کی

مروار میں ماہ رمضان سترہ میں آپ کا عقد حضرت علیؑ سے ہوا اور ذی الحجہ میں  
 رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ، حضرت محمدؑ اور حضرت زینبؑ  
 ام المومنینؑ اور زکریاؑ سب آپ کے بچے تھے، آپ نے وفات رسولؐ سے ۷۲ ماہ بعد  
 مدینہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ ۳۰ ماہ بعد وفات پائی۔ آپ کی عمر  
 وفات کے وقت ۶۸ برس کی تھی۔ حضرت علیؑ نے فضل دیا اور جناب عباسؑ نے  
 نماز جنازہ پڑھا لی کہ وقت یقیع میں وطن کی گلیں، روایت کرنے والوں میں  
 شہر حضرت علیؑ، دونوں ماحیزاؤں اور بہت سے صحابہ کرام کے نام پائے جاتے  
 ہیں۔ حضرت عائشہؑ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کے بعد میں نے فاطمہؑ سے سچا کسی کو  
 نہیں دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؑ اور جناب فاطمہؑ میں قدیمے  
 تنازعہ ہو گیا تو حضرت عائشہؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ اپنی سے معلوم  
 کر لیجئے کیونکہ یہ ہمیشہ سچ کہتی ہیں۔

### ۳۷۔ حضرت فاطمہ زینبؑ ابی جیش بن

قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہیں، آپ دی خانوں ہیں جو کہ استقامت کی حدایت  
 روایت کرتی ہیں۔ عروہ بن زبیر اور اکثمؑ آپ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کے  
 شوہر کا نام عبداللہ بن جحیش ہے، جحیش حبش کی صفیر ہے۔

### ۳۸۔ حضرت فاطمہ زینبؑ قیسؑ

آپ شہاک کی ہمشیرہ ہیں، قریش سے تعلق رکھتی ہیں، اور بہا جین والیں  
 میں شہاک کی جاتی ہیں، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

بڑی بی بی فاطمہؑ نیک و دار خانوں تھیں، شوہر کا نام ابو جحیش  
 ہے، مگر بعد میں طلاق ہو گئی تھی جس کے بعد حضورؐ نے آپ کا نکاح حضرت اسامہ  
 بن زیدؓ سے کر دیا تھا۔ زید حضورؐ کے آقا و مشورہ غلام تھے۔

### ۳۹۔ حضرت فاطمہ زینبؑ مالکؑ

دادا کا نام سندان ہے، آپ ابو سعید خدریؓ کی بہن ہیں، بیعت رضوان میں  
 شرکت کا شرف رکھتی ہیں، آپ کی حدیث اہل مدینہ کے پاس ہے، زینب بنت کعب  
 آپ سے روایت کرتی ہیں فاطمہؑ کو فداء کے پیش اور راء کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

### ۴۰۔ حضرت ام الفضلؑ

آپ کے والد کا نام حارث ہے، آپ ام المومنین حضرت میمونہؑ کی ہمشیرہ اور  
 عباس بن عبد المطلبؑ کی بیوی ہیں اور ان کا اولاد انہیں کے بطن سے ہوئی ہے۔ کچھ  
 ہیں کہ ان دونوں میں حضرت خدیجہؑ کے بعد بی بی اسلامؑ لائی تھیں آپ کے حضورؐ کے سبب  
 روایات کی ہیں۔

### ۴۱۔ حضرت ام فروہ الصاریؑ

آپ کو حضورؐ کے بیعت کا شرف حاصل ہے، آپ کا اسم غلام ہدایت کہتے ہیں۔

### ک

### ۴۲۔ حضرت کبشہ زینبؑ کعبؑ

دادا کا نام مالک ہے، عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں، نبی کے چھوٹے پانی  
 کے متعلق آپ کی حدیث ہے، کبشہ موصوفہ اپنے شوہر سے روایت کرتی ہیں مگر یہ  
 بنت عبید بن رفاعؑ آپ سے روایت کی ہے۔

### ۴۳۔ حضرت کریمہ زینبؑ ثمالؑ

حضرت عائشہؑ سے خضاب کے بارے میں حدیث روایت کرتی ہیں امام بیہقی  
 پڑھنا چاہئے۔

### ۴۴۔ حضرت ام کرمؑ

آپ شہاک کے رہنے والی ہیں، خانہ دان بنی کعب اور قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتی ہیں

رسول اکرم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے عطا، جواد وغیرہ روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت عقیدہ کے متعلق ہے کہ زمین کا پرمیش پڑھنا چاہئے۔

#### ۴۵۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ

دادا کا نام ابی معیط ہے، مگر میں سلمان مہویش، پیدل پہل کر حجت اہ بیت کی، مدینہ میں جب پہنچیں تو آپ نے زمین پر حارثہ سے شادی کر لی کیونکہ آپ کے شوہر نہیں تھے، زید وغیرہ موتہ میں شہید ہوئے تو زید بن عوف نے حاکم کے نکاح میں آگئیں، پھر روز بعد طلاق مل گئی تو عبدالرحمن بن عوف نے نکاح کر لیا، دوڑ گئے ابلیس اور حمید پیدا ہوئے۔ جلد الرحمن بھی فوت ہو گئے تو عمرو بن عاص نے نکاح کر لیا، اس کے بعد صرف ایک سال زندہ رہیں اور وفات فرما گئیں، آپ حضرت عثمان کی ملاں شریک بہن تھیں، بیٹے حیدر نے آپ سے روایت کی ہے۔

ل

#### ۴۶۔ حضرت لیلا بنت حارثؓ

آپ کی کنیت ام الفضل ہے، حارث خاد میں ان کا ذکر پچھلے اوراق میں دیکھئے۔

م

#### ۴۷۔ حضرت ام کلثوم بنت میمونہؓ

آپ کے والد کا نام حارث ہے، بلالیہ عامریہ ہیں، پہلے ان کا نام سہرہ تھا مگر رسول اکرمؐ نے بدل کر میمونہ رکھ دیا، زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے چھوڑا تو ابوہریرہؓ نے شادی کر لی، ان کی وفات کے بعد ذیقعدہ ۳۸ھ میں جب حضور اکرمؐ عمرہ کرنے تشریف لے گئے تو مکہ سے دس میل اس طرف مقام سرف میں ان سے نکاح کر لیا، خدا کی قدرت دیکھئے کہ بہت عرصہ کے بعد سرف میں اسی مقام پر میمونہؓ نے وفات پائی، ابن عباسؓ

نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ ام فضل زوجہ حضرت عباسؓ کی بیوی اور سمار بنت میمونہؓ کی بیوی تھیں، یہ رسول اکرمؐ کی آخری بیوی ہیں، ان کے بعد پھر کوئی نکاح آپ نے نہیں کیا، آپ سے عبداللہ بن عباسؓ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

#### ۴۸۔ حضرت ام مہجد بنت خالدہؓ

آپ کا نام عاتکہ ہے، خزاعہ کی عورت ہیں، اس وقت اسلام لانا چاہ جب کہ آنحضرتؐ ہجرت کرتے ہوئے مدینہ آ رہے تھے، اور راستے میں ان کے گھر ٹھہرے تھے، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مدینہ آ کر مسلمان ہوئی تھیں، آپ کی حدیث، احادیث ام مہجد کے نام سے مشہور ہے۔

#### ۴۹۔ حضرت ام المنذر الصاریہؓ

آپ قیس کی بیٹی ہیں، بنی عدی سے تعلق رکھتی ہیں، اس لئے عدویہ ہیں، صحابہ کا شرف رکھتی ہیں، آپ سے یعقوب بن ابی یعقوب نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

#### ۵۰۔ معاذہ بنت عبد اللہ عدویہؓ

معاذہ بن ابی سلول کی کنیت تھیں، اسلام لانے کے بعد آزادی حاصل ہوئی پہلے شہر مدینہ میں تھیں، پھر مدینہ میں ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مرن اور افضل غارن تھیں۔

آپ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، قتادہ وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، ۳۲ھ میں وفات پائی۔

## ۵۱۔ حضرت اُمّ بانی رحمہ

آپ کا نام فاختہ ہے، ابو طالب کی بیٹی ہیں، اور حضرت علیؑ کی بہن ہیں انبیت سے قبل حضورؐ نے ابوہریرہؓ بن ابی وہبؓ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تھا، چنانچہ ابوہریرہؓ سے شادی ہو گئی مگر بعد میں اسلام لے آئیں اس لئے نکاح باقی نہیں رہا، اس کے بعد حضورؐ نے پھر پیام دیا، تو کہنے لگیں خدا کو اہ ہے کہ میں تو پیسے سے چاہتی تھی مگر میں تو ایسے بچوں والی ہوں، رسول اکرمؐ خاموش ہو گئے۔ آپؐ سے حضرت علیؑ اور عاتکہؓ کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

## ۵۲۔ اُمّ ہشام رحمہ

آپ مارنہ بن نعمان کی صاحبزادی ہیں، صحابیت کا شرف حاصل ہے ایک جماعت نے آپؐ سے روایت کی ہے۔ یہ ضوآن اللہ علیہ السلام

طوبیٰ ریسرچ لائبریری  
اسلامی اردو، انگلش کتب،  
تاریخی، سفرنامے، لغات،  
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)